REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD NO. P/GDP-3.

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۴ | شمارہ ۱

ایڈیٹر محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۱۸؍ ذوالحجہ ۱۳۹۴ھ ۔ ۲؍ صلح ۱۳۵۴ ہش ۔ ۲؍ جنوری ۱۹۷۵ء

مکمل

اخبار احمدیہ

قادیان ۳۱؍ فتح (دسمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق قادیان میں تشریف لانے والے غیر ملکی مہمانوں کی زبانی اطلاع ملی ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

مورخہ ۲۹؍ دسمبر کو حضور نے ان غیر ملکی مہمانوں کو شرف ملاقات بخشا اور اسی روز دوپہر کے وقت تحریک کے نئے گیسٹ ہاؤس میں غیر ملکی مہمانوں کے اعزاز میں دی گئی دعوت میں بھی حضور رونق افروز ہوئے۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے تینوں روز حضور انور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی اور ہر روز حاضرین جلسہ کو حضور کے روح پرور خطاب سننے کا شرف حاصل رہا۔ الحمد للہ

احباب کرام اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی و درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

مورخہ ۳۰؍ دسمبر کی رات اور ۳۱؍ دسمبر کے روز ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد ۹ہم غیر ملکی مہمان قادیان میں مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے تشریف لائے جن میں سے ۲۶ مرد اور ۱۲ خواتین اور تین بچے ہیں جو امریکہ۔ برطانیہ۔ ہالینڈ۔ غانا۔ ماریشس۔ انڈونیشیا۔ نائجیریا سے تشریف لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا آنا مبارک کرے

ربوہ میں جماعت احمدیہ کا بیاسی واں (۸۲) مقدس و بابرکت للٰہی جلسہ سالانہ نہایت کامیابی سے منعقد ہوا

الحمد للہ

جنوب مشرقی ایشیا، مشرق وسطیٰ، افریقہ، یورپ اور امریکہ کے ایک درجن سے زائد ممالک کی احمدیہ جماعتوں کے نمائندہ وفود اور دیگر کثیر التعداد احباب کی شرکت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور و وجد آفریں خطاب اور پُرسوز اجتماعی دعا

ہزاروں ہزار پُرشوق سامعین کے ولولۂ عشق کا پُرکیف منظر نصرت الٰہی اور آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا درخشندہ ثبوت

ربوہ ۔۔ عیدالاضحیہ کے اگلے روز ربوہ میں جماعت احمدیہ کا تین روزہ بیاسی واں سالانہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ کے پہلے روز بتاریخ ۲۶؍ دسمبر مطابق ۲۶؍ فتح ۱۳۵۳ ہش بروز جمعرات بوقت دس بجے صبح اللہ اکبر کے فلک بوس نعروں اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے درمیان جماعت احمدیہ کا بیاسی واں مقدس و بابرکت للٰہی جلسہ سالانہ اپنی روایات کے ساتھ شروع ہوگیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نہایت ایمان افروز روح پرور اور وجد آفریں افتتاحی خطاب اور اجتماعی دعا سے جلسہ کا افتتاح فرمایا۔

حضور کے افتتاحی خطاب سے قبل وسیع و عریض جلسہ گاہ پاکستان کے کونے کونے سے آئے ہوئے ہزاروں ہزار پُرشوق سامعین نیز جنوب مشرقی ایشیا، مشرق وسطیٰ، یورپ اور امریکہ کے ایک درجن سے زائد نمائندہ وفود اور بیرونی ممالک سے اپنے طور پر تشریف لانے والے کثیر التعداد احباب سے پُر ہوچکی تھی۔ افتتاحی اجلاس میں گزشتہ سالوں کی نسبت کہیں زیادہ تعداد میں آئے ہوئے ہزاروں پُرشوق سامعین کے ولولۂ عشق کا پُرکیف منظر قابل دید تھا اور روحوں پر وجد کی کیفیت طاری کرنے کا موجب ہو رہا تھا۔ اور اس امر کا ایک درخشندہ ثبوت پیش کر رہا تھا کہ بحمد اللہ تعالیٰ ابتلاؤں میں بھی یہ خدائی جماعت اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے نت نئے جلوے مشاہدہ کرتی چلی آرہی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے حق میں اپنی غیر معمولی تائید و نصرت اور اپنی معیت کا ثبوت دیتا چلا آرہا ہے۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

افتتاحی اجلاس میں پاکستان کے دور و نزدیک علاقوں سے آنے والے ہزاروں ہزار احباب اور اپنے طور پر بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے کثیر التعداد احباب کے علاوہ بیرونی ممالک کی جماعت ہائے احمدیہ کے نمائندہ وفود میں سے **انڈونیشیا** کے مکرم مولانا عبدالواحد صاحب سماٹری، مکرم خلیل احمد صاحب، مکرم عبدالرحیم غنی صاحب، مکرم مادہ حنفی صاحب، مکرم شافعی باتوا صاحب، اور بریگیڈیر جنرل مکرم احمد صاحب۔ **آسٹریلیا** کے مکرم عبداللہ ولیم آر کائل صاحب۔ **ماریشس** کے مکرم بشیر محمود صاحب، مکرم یوسف تیجو صاحب اور مکرم حاجی علی حسن بگیلو صاحب۔ **ممالک مشرق وسطیٰ** کے مکرم السید منیر الحصنی صاحب، مکرم عبدالغنی صاحب اور مکرم مسعود احمد ہاشمی صاحب۔ **یوگوسلاویہ** کے مکرم زیسنل عثمان صاحب۔ **سویڈن** کے مکرم سیف الاسلام محمود دارکسن صاحب اور شعیب موسیٰ صاحب۔ **ناروے** کے مکرم نور احمد بولستاد صاحب۔ **ڈنمارک** کے مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب۔ **ہالینڈ** کے مکرم رفیق راؤل ویبر صاحب اور مکرم عبدالعزیز جمن بخش صاحب۔ **ریاستہائے متحدہ امریکہ** کے مکرم عبدالرحیم ظفر صاحب، مکرم حسان حکیم صاحب، مکرم علی رضا صاحب، مکرم حبیب محمد شفیق صاحب، مکرم عبدالسمیع خالق صاحب، مکرم محمد صادق صاحب، مکرم بلال عبدالسلام صاحب، مکرم احمد بشیر صاحب، مکرم یحییٰ عبدالغنی صاحب اور مکرم عبدالعزیز سید صاحب کو شریک ہوکر حضور کے روح پرور افتتاحی خطاب سے مستفیض ہونے اور اجتماعی دعا میں شرکت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ علاوہ ازیں مغربی جرمنی کی ایک، ماریشس کی دو اور امریکہ کی ۹ خواتین بھی ہزارہا میل کا سفر کر کے اپنے اپنے ملک کی لجنات اماء اللہ کے نمائندوں کی حیثیت سے ربوہ تشریف لائی ہوئی تھیں۔ یہ خواتین کے جلسہ میں شریک ہوکر حضور ایدہ اللہ کے افتتاحی خطاب سے وہ بھی فیضیاب ہوئیں اجتماعی دعا میں شریک ہونے کی سعادت بھی ان کے حصہ میں آئی۔ بیرونی ممالک کے یہ سب بھائی اور بہنیں دینی ذوق و شوق اور ولولۂ عشق سے سرشار ہوکر جلسہ سالانہ کی عظیم الشان برکات سے بہرہ ور ہونے میں ہمہ تن مصروف ہیں گھانا، نائیجیریا اور بعض دوسرے ممالک کے وفود بھی ۲۶؍ دسمبر کی رات کو ربوہ پہنچ گئے ہیں!

جھنڈا لہرانے کی تقریب

ہر چند کہ افتتاحی اجلاس نے دس بجے کے بعد شروع ہونا تھا لیکن احباب جماعت نے صبح آٹھ بجے سے ہی جلسہ گاہ میں پہنچنا شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ نو بجے تک سٹیڈیم کی طرز پر بنی ہوئی نہایت وسیع و عریض جلسہ گاہ خاصی حد تک پُرشوق سامعین سے پُر ہوگئی تو اسٹیج کی دائیں جانب مقررہ جگہ پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے پاکستان کا قومی پرچم لہرایا

(باقی صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ ہو)

> یہاں بہت سی رکاوٹوں اور ایک [illegible] مخدود طبقہ کی طرف سے پھیلائی جانے والی [illegible] کے باوجود اس کے مقابلہ میں تقریباً پچاس فیصد سے زیادہ لوگ اس وقت جلسہ گاہ میں موجود ہیں۔
>
> (خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے رام آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

قادیان میں عید الاضحیہ کی مبارک تقریب پورے اسلامی طریق پر منائی گئی

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے احباب جماعت کو عید مبارک کا تحفہ

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نمازِ عید پڑھائی اور پر لطف خطبہ دیا

قادیان ۲۸ر دسمبر تین روز قبل مورخہ ۲۵ دسمبر مطابق ۱۰ر ذوالحجہ قادیان میں مسنون طریق پر عید الاضحیہ کی مبارک تقریب منائی گئی۔ جبکہ صبح دس بجے مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے پہلے مسنون طریق پر عید کا دوگانہ پڑھایا۔ بعدہٗ ایک پُر لطف خطبہ دیا۔ اور آخر میں اجتماعی دعا کرائی تشہد و تعوذ اور سورت فاتحہ کی تلاوت کے بعد خطبہ کا آغاز کرتے ہوئے سب سے پہلے محترم صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں مختصر طور پر احباب جماعت کو اطلاع دیتے ہوئے فرمایا کہ پچھلے دنوں حضور انور کی طبیعت الفلوئنزا بخار اور خون میں انفکشن کے سبب کمزور رہی ہے۔ اب کل سے ربوہ کا جلسہ سالانہ بھی شروع ہے۔ اس لئے احباب خصوصیت سے اپنے محبوب آقا کی صحت و سلامتی "درازی عمر" کے لئے دعا کریں آپ نے بتایا کہ عید کے موقعہ پر حضور انور نے حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل کو جو تار ارسال فرمایا ہے اس میں حضور نے تمام احباب جماعت کو "السلام علیکم" اور "عید مبارک" کا پیغام ارسال فرمایا ہے۔ اور ساتھ ہی ربوہ کے جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے احباب کو دعا کی تحریک فرمائی ہے (ٹیلیگرام کے متن کا اردو ترجمہ دوسری جگہ مکمل طور پر درج ہے)

عید کے خطبہ کا آغاز کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ اسلام نے مومنوں کو انفرادی اور اجتماعی ہر دو طور کی عبادات بجا لانے کی ہدایت کی ہے اسلامی تعلیم کی رو سے جہاں ہر فرد کا انفرادی طور پر اپنے نفس کو پاک کرنا اور خالق و مالک کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ وہاں اسے اجتماعی طور کی عبادات میں بھی اسی طرح برکار بند رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ جس طرح ایک شاخ درخت کے ساتھ رہ کر ہی تروتازہ سرسبز و شاداب رہ سکتی ہے۔ اسی قسم کے مذہبی نقطہ نظر کے علاوہ خود دنیوی اور سیاسی امور میں بھی جہاں افراد کے اچھے اور محنتی اور ذمہ داری کا احساس رکھنے والے ہونے کی بڑی اہمیت ہے وہاں اُن کا ایک لیڈر کے ماتحت رہ کر اپنی کوششوں کو بروئے کار لانا زیادہ نتیجہ خیز اور مفید ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ صاحب نے مثال دیتے ہوئے بتایا کہ ملک کی آزادی سے قبل گو ہندوستان میں انفرادی طور پر بہت سے قابل لوگ بھی تھے اور اپنے اپنے دائرہ میں بڑی لیاقت کے بھی مالک تھے لیکن اس کے باوجود اُن کو وہ عزت و عظمت حاصل نہ تھی جو آزاد ملک کے باشندوں کو حاصل تھی۔ لیکن جب ہمارا ملک آزاد ہوا۔ تو صورت حال یکسر بدل گئی۔ تو انفرادی ترقی انفرادی بیداری کے ساتھ ساتھ قومی بیداری اور قومی ترقی بہت ضروری امر ہے۔ آج کا دن یوم الحج کے بعد عید الاضحیہ یعنی قربانی کا دن ہے جو ایک بڑی قربانی اور "ذبح عظیم" کی یاد دلاتی ہے۔ جب کہ ایک عظیم باپ نے ایک عظیم بیٹے کی قربانی کا نمونہ پیش کیا۔ اس عظیم واقعہ کے ذریعہ اسلام میں قومی قربانی کی طرف بڑے ہی مؤثر طریق پر توجہ دلاتا ہے۔ اور اس امر کی تاکید کرتا ہے کہ جب تک پوری قوم بیدار نہ ہو۔ اور اس کی قومی قربانی کا معیار بلند نہ ہو۔ وہ قوم من حیث القوم بلند نہیں ہو سکتی۔ مسلمانوں نے جب تک اس نکتہ کو سمجھا اور اس کو پیش نظر رکھا باوجود تعداد میں کم ہونے کے مخالفوں پر ہمیشہ ہی ان کا رعب طاری رہا۔ اور رسول اللہ صلعم کو جو امتیازی شان "نُصِرتُ بالرُّعبِ مَسِیرۃَ شَھر" کی دی گئی تھی۔ اس کے ثمرات مسلمانوں نے اپنی ذات میں بھی مشاہدہ کئے۔ اور اس پاک وجود کی طرف منسوب ہونے والوں کا بھی غیروں پر رعب قائم کر دیا۔ لیکن جب وہ اس نسخہ کو بھول گئے حتیٰ کہ خدا تعالیٰ نے ان کو سربلند کرنے کے لئے جو امام مہدی کو بھیجا تو اس نعمت سے بھی روگردانی کرنے لگے۔ تو آج باوجود اپنی تعداد کی کثرت کے انہیں وہ عزت و عظمت حاصل نہیں جو پہلے زمانہ میں تھی۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے احباب جماعت کو خصوصیت سے مخاطب کرتے ہوئے واضح کیا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ میں پھر سے خلافت حقہ کو قائم کیا ہے۔ اور احمدیہ جماعت اس بابرکت نظام کے ساتھ وابستہ رہ کر اسلام کی ایسی خدمات بجا لانے کے قابل ہوئی ہے۔ جس کی نظیر اس زمانے میں کسی دوسری جگہ نہیں ملتی۔ آپ نے فرمایا کہ خدمت دین کا میدان بڑا ہی وسیع ہے۔ اور اسی کے مطابق احباب جماعت نے اپنی قربانیوں کو بڑھاتے چلے جانا ہے۔

اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کا کچھ حصہ بھی پڑھ کر سنایا جس میں حضور نے احباب کو اپنی اور اپنے اہل و عیال کی تربیت کرنے اور سب کو ساتھ لے کر خدمت سلسلہ میں حصہ لینے کی تلقین فرمائی ہے۔

اس سلسلہ میں محترم صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا کچھ حصہ بھی سنایا جو غلبہ کی صورت میں مخالفین سے بڑے ہی پیارے رنگ میں بدلہ لینے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ (یہ خطبہ اسی پرچہ میں دوسری جگہ مکمل طور پر درج کیا گیا ہے)

خطبہ جمعہ کے اقتباسات سنانے کے بعد آپ نے اس سال جماعت احمدیہ پر مخالفین کی طرف سے ظلم و تشدد کے واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے واضح کیا کہ ہماری جماعت صحابہ کرام کے سے بلند حوصلے رکھنے والی جماعت ہے جو مخالفین کی ایذا رسانیوں اور ظلم و ستم سے کبھی بھی ہمت ہار جانے والی نہیں ہے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک دفعہ مدینہ میں ملیریا کے سبب صحابہ کرام کی صحتیں کمزور ہو چکی تھیں مگر حج کے موقعہ پر حضور نے ان کو اکڑ اکڑ کر بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کا حکم دیا تا مخالفین مسلمانوں کو کمزور نہ سمجھیں۔ تو گو اسلام میں اکڑ کر چلنا منع ہے۔ لیکن اس موقع پر مخالفین پر یہ واضح کرنا ضروری تھا کہ زندہ قوموں کو وقتی تکالیف کمزور نہیں کر دیا کرتیں بلکہ ہر مخالفت کے وقت اپنی قربانیوں کے معیار کو اور بلند کر دیتی ہیں۔ آج کی مخالفت کل نہیں رہے گی۔ گو ایسی مخالفت کے سبب احمدیوں کو من حیث الجماعت حج بیت اللہ سے روک دیا گیا ہے۔ مگر ہم نے ایسے فیصلوں سے مایوس نہیں ہونا ہے انشاء اللہ وہ وقت بھی آئے گا جب جماعت کے افراد جماعتی طور پر بھی حج کو جایا کریں گے۔ یہ سب عارضی روکیں ہیں جو دور ہو جائیں گی ان سب مقاصد کے حصول کے لئے جماعت بحیثیت جماعت اپنی قربانیوں کے معیار کو بلند کرے۔ اور اُن کوششوں کو اور ان تدابیر کو زیادہ مؤثر بنائے جو خدمت و اشاعت دین کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے سامنے رکھ رہے ہیں اور ہر آن اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جائیں خدا تعالیٰ توفیق دے آمین۔

خطبہ کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ اور احباب نے ایک دوسرے کو عید مبارک کا تحفہ دیا۔ واضح ہو کہ اس سال مسجد اقصیٰ میں مردوں نے نماز عید ادا کی جبکہ عورتوں کے لئے مسجد مبارک میں انتظام کیا گیا تھا۔ اور نماز اور خطبہ کی آواز لاؤڈ اسپیکر کی تاروں کے ذریعے پہنچانے کا بندوبست تسلی بخش طور پر کیا گیا تھا۔

قربانیاں! عید کے بعد پہلے دوسرے اور تیسرے روز کل ۹۲ جانور قربانی کے لئے ذبح کئے گئے جن میں سے ۱۹ جانور مقامی دوستوں کی طرف سے ذبح ہوئے اور ۷۳ جانور بیرونجات کے احباب کی طرف سے سلسلہ کے انتظام کے تحت ذبح کر کے ان کا...

عید الاضحیہ کی تقریب پر
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا پُر شفقت سلام اور روح پرور پیغام

قادیان ۲۵ر دسمبر دفتح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بذریعہ تار عید الاضحیہ کی مبارک تقریب پر از راہ شفقت تمام احباب جماعت کو پُر محبت السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ اور روح پرور پیغام ارسال فرماتے ہوئے دعا فرمائی ہے ٹیلیگرام کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

لائلپور ۱۸ر دسمبر تمام احباب جماعت کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اور عید مبارک

جلسہ سالانہ ربوہ کی کامیابی کے لئے دعائیں کی جائیں خدا تعالیٰ آپ سب کو دینی برکات سے نوازے آمین

"خلیفۃ المسیح"

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ رکھتے ہوئے میں تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں

دُعائیں کرو کہ توحید کے قیام کیلئے جن اموال کی ضرورت ہے وہ اموال مہیا کرنے اور خرچ کرنے کی ہمیں توفیق ملے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم نبوت ۱۳۴۳ ہش (مطابق یکم نومبر ۱۹۶۴ء) بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج جمعہ کی عید سے تحریکِ جدید کا سال نو شروع ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر جہت اور ہر لحاظ سے سارا سال ہی ہمارے لئے مختلف الانواع عیدوں کا اہتمام کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ہم جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو ہمارے سامنے

دو مقاصد

ہوتے ہیں فرمایا وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ ایک تو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا مطلوب ہوتا ہے اور دوسرے انسان خود کو ان اخراجات کے ذریعہ جو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کرتا ہے مضبوط کرتا ہے سچی بات یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہمارے اموال کی ضرورت نہیں وہ خود خالق اور مالک ہے ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے اُسی کا ہے۔ اور اسی کا عطیہ ہے۔ ہم فقراء ہیں اور وہ غنی ہے۔ ہم محتاج ہیں اور اس کو کسی چیز کی احتیاج نہیں۔ ہم اسلام اور مذہب اور اللہ تعالیٰ کی وحی کے محاورہ میں یہ کہتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں خرچ کیا۔ اس

اصطلاح اور محاورہ

کی حقیقت ہمارے ذہن نشین رہنی چاہئیے۔ ہم کہنے کو تو خدا کے حضور پیش کرتے ہیں مگر چونکہ وہ غنی ہے۔ اور اس کو کوئی احتیاج نہیں اور وہ خالق اور خود ہی مالک ہے اس لئے اس کے حضور پیش کرنے کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا، کہ اس کی رضا ہمیں حاصل ہو۔ اور یہ کہ الٰہی سلسلہ میں ایک مضبوطی پیدا ہو۔ اور نوعِ انسانی میں ایک حسین اتحاد قائم ہو جائے۔ ان کو ہم دو حصوں میں اس وجہ سے تقسیم کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے اللہ کی راہ میں جو اخراجات ہوتے ہیں۔ وہ دو قسموں میں بٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس معنی میں کہ ایک قسم کا خرچ ایک خاص چیز پر زور دے رہا ہے۔ اور دوسری قسم کا خرچ ایک دوسری چیز پر زور دے رہا ہے۔ ایک یہ مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کیا جائے۔ اس میں زیادہ تر زور روحانیت پر ہے۔ اور یہ وہ خرچ ہے جو انسان خدا کے حضور پیش کرکے اس کے بندوں پر اس غرض کے لئے خرچ کرتا ہے کہ اس کے جو بندے توحید پر قائم ہو چکے ہیں وہ

توحید پر قائم رہیں

یعنی تربیت کے اخراجات ہیں۔ اور اس کے جو بندے توحید پر قائم نہیں اور اللہ کی ذات اور اس کی صفات کی معرفت نہیں رکھتے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کی معرفت حاصل کریں۔ اسے ہم اصلاح وارشاد کا خرچ کہہ سکتے ہیں۔ بہرحال جو خرچ تربیت پر ہے یا اصلاحِ نفوسِ انسانی کے لئے ہے اس معنی میں کہ وہ انسان جو دوری اور بعد میں زندگی گزار رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب اور پیار انہیں حاصل نہیں وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرکے اس کا قرب اور اس کا پیار حاصل کریں۔ اس کو ہم اس طرح بیان کر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مرضات کے حصول کے لئے یہ خرچ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری راہ میں جو خرچ ہوتے ہیں ان کا ایک حصہ ایسا ہے جس کے نتیجہ میں

الٰہی سلسلہ میں اتحاد اور یکجہتی

پیدا ہوتی ہے اور وہ ان کوششوں کے نتیجہ میں بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ بن جاتے ہیں۔ اور ایک حصہ اس خرچ کا ایسا ہوتا ہے کہ جو نوعِ انسانی میں اختلافات کو دور کرنے کے لئے اور اتحاد کے قیام کے لئے ہوتا ہے آخر کار یہ حرکت بھی پہلے حصہ کی طرف ہی ہوتی ہے۔ اور جب انسان اُمتِ واحدہ بن جائے گا۔ اور اسلام تمام اُمم پر غالب آ کر نوعِ انسان کی ایک اُمت مسلمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔ پس یہ بھی اسی جہت کی طرف حرکت ہے۔ توحید کے قیام کے لئے جو کوششیں ہو رہی ہیں، اس سلسلہ میں میں اس بہت لمبے مضمون کی طرف آج کے خطبہ میں اشارہ کر دیتا ہوں۔ یہ بد خیال اور وسوسہ

آج کے زمانہ میں

انسانی ذہن میں شیطان نے ڈالا ہے کہ اسلام صرف انفرادی عبادات پر توجہ دیتا ہے۔ اور جو اجتماعی ذمہ داریاں ہیں ان کو نظر انداز کرتا ہے۔ حالانکہ یہ بات حقیقت سے کوسوں دور ہے۔ کچھ احکامات اسلامی اجتماعی زندگی اور اجتماعی ذمہ داریوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جو احکام، جو اوامر انفرادی عبادات کے رنگ میں ہیں۔ ان میں بھی اجتماعی زندگی کو استوار کرنے کے لئے بہت زبردست سبق دیئے گئے ہیں اچھے سمجھدار پڑھے لکھے آدمیوں سے میں نے سنا ہے کہ اسلام بس انفرادی عبادات پر زور دیتا ہے۔ اور اجتماعی ذمہ داریوں سے بالکل اعراض کرتا ہے۔ اسی وجہ سے دنیا میں فساد ہو جاتے ہیں۔ اور ایک نے تو مجھے کہا کہ پچھلے دنوں جماعت کے خلاف جو ہوا وہ بھی اسی کا نتیجہ تھا کہ لوگ

اسلام کی تعلیم کے مطابق

انفرادی عبادات کی طرف توجہ کرتے تھے۔ اور اجتماعی ذمہ داریاں، جو انسان کے انسان پر حقوق ہیں ان کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے۔ بات یوں نہیں۔ بات یہ ہے کہ اسلام نے جہاں ہر فردِ واحد کے لئے روحانی ترقیات کے سامان پیدا کئے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی راہیں متعین کیں اور ان کی رہنمائی کی وہاں اللہ تعالیٰ نے اس قدر حسین معاشرہ نوعِ انسانی میں پیدا کیا کہ میں نے اپنی خلافت کے زمانہ میں جو یورپ اور افریقہ کے تین سفر کئے ہیں۔ وہاں میں نے پریس کانفرنسیں کیں اور ان میں اسلامی معاشرہ اور کمیونزم اور بڑے بڑے تمدنی ممالک امریکہ وغیرہ یا سوشلزم کا موازنہ کیا تو سوائے اس کے کہ وہ خاموشی کے ساتھ اسلام کی برتری کو تسلیم کریں ان کے لئے اور کوئی چارہ میں نے نہیں دیکھا۔ لیکن وہ تو ایک لمبا مضمون ہے [illegible] خواہ میں بتاتا تھا کہ ایک جگہ بہت سے غیر [illegible] تھے تو آٹھ دس نکات میں نے نکال کر سامنے رکھے کہ دیکھو تم اسلام کے منکر ہو مگر پھر بھی تمہاری خواہشات کے باوجود اور بہتوں میں تم میں سے بغض و عناد بڑا سخت ہے اس کے باوجود تمہارے جذبات کا بھی خیال رکھا۔ اور تمہارے دنیوی مفاد کا بھی خیال رکھا۔ اور انشاء اللہ۔ اللہ نے جب بھی توفیق دی ان کی طرف بھی یہی باتیں سن کر پھر توجہ پھری ہے) اس مضمون پر روشنی ڈالوں گا۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے [illegible] آیت میں ہمیں یہ بتایا ہے کہ تم خرچ کرتے ہو

اسلامی تعلیم کی روشنی میں

تم اس سے دو مقصود حاصل کرنا چاہتے ہو۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہو۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل ہو اور دوسرے یہ کہ تمہارا آپس میں اتحاد اور ثبات پیدا ہو۔ تَثْبِيتًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ سے یہی مراد ہے۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندوں سے جو خرچ کرواتا ہے۔ وہ خرچ بھی ان دو حصوں میں بٹا ہوا ہے۔ جو توحید کے قیام کے سلئے خرچ کیا جاتا ہے۔ وہ پاکستان میں بھی ہیں اور بیرون پاکستان کے بہت سے ممالک میں بھی ہے۔ اور ہماری خواہش ہے کہ اگلے دس پندرہ سال میں ہر ملک میں توحید کے قیام کے لئے ہماری کوششیں تیز ہو جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے بچھڑے بھٹکے بندوں کو واپس لانے کے لئے ہماری تدبیر اللہ کے فضل سے ہماری حقیر کوششوں کے نتیجہ میں کامیاب ہو۔

باہر جو جماعت احمدیہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی تدبیر چل رہی ہے اس میں زیادہ حصّہ ان اموال کا ہے جو

تحریک جدید کے نام سے

خدا کی راہ میں خرچ کئے جاتے ہیں۔ ان اموال میں میرا خیال ہے کہ کوئی دسواں حصّہ پاکستان کی جماعتہائے احمدیہ دیتی ہے اور ۹ حصّے بیرون پاکستان کی جماعتیں دیتی ہیں۔ اللہ کے فضل سے بڑی ترقی ہو گئی ہے۔ جماعت احمدیہ کی کوششوں کے نتائج اللہ تعالیٰ نے عظیم نکالے ہیں۔ کبھی یہ حال تھا کہ اس خرچ کا ۹۰ فیصد اس برصغیر کا تھا جب تحریک جدید شروع ہوئی ہے اس وقت پارٹیشن نہیں ہوئی تھی۔ تو ہندو پاک کی جماعتیں سارے ثواب خود ہی حاصل کر رہی تھیں پھر اللہ تعالیٰ نے اس ثواب میں اوروں کو بھی شریک کیا اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ دسواں حصّہ ان اخراجات کا، ان مالی قربانیوں کا، اس دولت کو خدا کی راہ میں قربان کر دینے کا پاکستان سے تعلق رکھتا ہے اور ۹ بیرون پاکستان سے تعلق رکھتا ہے اس لئے نہیں کہ ہم یہاں کے رہنے والے پیچھے ہٹ گئے بلکہ اس لئے کہ بیرون پاکستان کی جماعتوں کی تعداد میں ایک وسعت پیدا ہوئی۔ اور ان کے ایثار اور قربانیوں اور اخلاص میں بھی

ایک مضبوطی اور روشنی

پیدا ہوئی۔ پس یہ جو تھوڑا سا ہمارا حصّہ ہے اس کی طرف تو ہمیں توجہ دینی چاہئے پاکستانی جماعتوں کا صرف ۱/۱۰ اس کوشش میں حصّہ ہے اور ۹/۱۰ بیرون پاکستان سے اکٹھا ہوتا ہے۔ اور چونکہ پاکستان بہر حال دنیا کی آبادی کا ایک چھوٹا سا حصّہ ہے۔ جوں جوں بیرون پاکستان جماعتہائے احمدیہ عددی اور مالی ہر لحاظ سے ترقی کرتی چلی جائیں گی۔ ہمارا حصّہ دنیا میں نسبتاً کم ہوتا چلا جائے گا۔ یہ ایک حقیقت ہے جو ایک لحاظ سے ہمیں نظر آ رہی ہے اور جس کا ہم مشاہدہ کر رہے ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے جس کے بغیر دنیا میں کوئی چارہ نہیں۔ یعنی ساری دنیا کی آبادی نے سمٹ کر پاکستان میں تو نہیں آ جانا۔ اور ساری دنیا کی آبادی کے لئے مقدر ہے کہ وہ مہدی معہود کے ان فیوض کے نتیجہ میں جو مہدی نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کر کے دنیا میں تقسیم کرنے کے سامان پیدا کئے ساری دنیا نے

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے تلے

جمع ہونا ہے تو جوں جوں ان کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ توں توں جماعت احمدیہ میں پاکستانی احمدیوں کی نسبت کم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اگر ہر سال دنیا کی آبادی کا دو فی صد احمدی ہو تو بیرون پاکستان دنیا کی آبادی کا ۳ فی صد بڑی تعداد ہے۔ پاکستان کی آبادی کے دو فی صد کے مقابلہ میں۔ یہ ایک حقیقت ہے یہ تو انشاء اللہ اس کے فضل اور اس کی رحمت سے ہو رہی ہے۔ لیکن میں جب سوچتا ہوں تو مجھے گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ کیا ہم محض اس لئے کہ ہماری نسبت تعداد کے لحاظ سے بیرون پاکستان کے مقابلہ میں تھوڑی ہو رہی ہے اور ہوتی چلی جا رہی ہے کیا ہماری قربانیوں کی نسبت کم ہو جائے گی؟ اس سے طبیعت میں گھبراہٹ

پیدا ہوتی ہے۔ ایک ہی صورت ہے کہ ہم اپنی قربانیاں زیادہ تیز کریں یہ مقابلہ ہے۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

خیرات میں آگے بڑھنے کے لئے ہماری کوشش ہونی چاہیئے۔ بہر حال یہ تو آئندہ کی فکر ہے اور وہ ہمیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ایک مومن ماضی سے سبق حاصل کرتا ہے۔ اور حال میں ان اسباق کے بہتر نتائج پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور مستقبل میں زندہ رہتا ہے۔ یہ ماضی حال اور مستقبل کی باتوں کے لحاظ سے ایک مومن کی حیات کا نقشہ ہے۔

دو ایک سال پہلے میں نے ایک معیار تحریک جدید کی مالی قربانیوں کا جماعت کے سامنے پیش کیا تھا لیکن اس میں کچھ تاخیر ہو گئی اور پچھلے سال میں نے وہی معیار جب جماعت کے سامنے رکھا تو ان کے وعدے تحریک جدید کے نظام کی زندگی میں پہلی بار اس معیار سے آگے بڑھ گئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لیکن یہ ایک ظلم و تشدد کا لمبا زمانہ جماعت کو دیکھنا پڑا اور

جماعت کے اخلاص میں برکت ہوئی

اور اس میں خدا تعالیٰ نے بڑی پختگی اور تطہیر کی اور نیکی کو مضبوط بنانے کے سامان پیدا کئے خصوصاً ان علاقوں میں جہاں خدا کے لئے احمدی احباب مرد و زن نے تکالیف برداشت کیں۔ اور بعض دفعہ میں حیران ہوتا تھا کہ کس خمیر سے مہدی معہود کی یہ جماعت بنی ہے کہ اپنا سب کچھ لٹا کر ہنستے ہوئے پیچھے آتے تھے۔ اور کہتے تھے الحمد للہ ہمارے مال لوٹے گئے مگر ہمارے ایمان سلامت رہے۔

ان حالات کی وجہ سے تحریک جدید کے وعدوں میں اضافے کے باوجود اور اس زمانہ کی تحریک جدید کی وصولیوں کے باوجود جو پہلے سال سے زیادہ نہیں پھر اس عرصہ میں کچھ کمی آئی لیکن مومن کو اگر دھکا دیا جائے تو وہ تھوڑا سا لڑھکتا تو ضرور ہے یہ تو قدرتی بات ہے۔ لیکن رک نہیں جاتا اس کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ قبل اس کے کہ وہ تاریخ آئے جب اس سال کے حسابات بند کر دیئے جائیں اور

آئندہ سال کے حسابات

جن کا ابھی میں اعلان کروں گا وہ کھولے جائیں اپنے وعدے جماعت پورے کر چکی ہو گی بحیثیت مجموعی یقیناً ایسا ہی ہو گا۔ ہو سکتا ہے بعض ایسے دوست ہوں جو اپنے مالی نقصانات کی وجہ سے اپنے وعدے پورے نہ کر سکیں ان پر کوئی الزام نہیں ہے۔ لیکن کچھ اور دوست ہوں گے۔ جو یہ وعدے پورے کر دیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے جس طرح میرے لئے خوشی کا سامان پیدا کیا۔ آپ کے لئے بھی خوشی کا سامان ہے۔ آپ کو بتا دیتا ہوں۔ مغربی افریقہ کے ایک دوست نے لکھا کہ پاکستان میں جب فلاں جگہ کی مسجد جلائی گئی اور ہمیں پتہ لگا تو ہم نے کہا کہ اچھا وہاں مسجد جلائی گئی ہے۔ ہمارے پاس یہاں مسجد نہیں ہے۔ ہم یہاں بنا دیتے ہیں۔ اور باوجود سامان نہ ہونے کے اس دوست نے لکھا پہلے میں نے نیت کی پھر خدا نے اور سامان پیدا کر دئے اب ہماری مسجد (جس کی انہوں نے تصویر بھی بھیجی ہے) قریباً مکمل ہو گئی ہے۔ ان کے ذہن میں خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے یہ ڈالا کہ دنیا میں بحیثیت مجموعی جماعت احمدیہ کی مساجد کم نہیں ہونی چاہئیں۔ اگر ایک جگہ عارضی طور پر کمی آئی ہے تو دوسری جگہ

مستقل طور پر اضافہ

ہو جانے۔ کیونکہ جو کمی ہے وہ بہر حال عارضی ہے اور جو مسجد جلائی گئی ہے وہ انشاء اللہ اللہ کی توفیق سے بہر حال اس جگہ بنے گی لیکن اس وقتی کمی کو بھی مخلص دلوں نے جو غیر ممالک میں لبنے والے ہیں۔ انہوں نے محسوس کیا۔ انہوں نے کہا یہ عارضی کمی بھی نہیں رہنے دیں گے۔ وہاں مسجد کی ضرورت بھی تھی پیسہ نہیں تھا اس لئے نہیں بنی تھی۔ چند آدمی وہاں کھڑے ہوئے انہوں نے کہا پاکستان میں ایک مسجد اور جلی بیرون پاکستان میں ایک مسجد اور بنے گی تاکہ مجموعی تعداد مساجد احمدیہ کی کم نہ ہو یہ وہ چیزیں ہیں جنہیں دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کی صداقت معلوم ہوتی ہے کہ میری سرشت میں

ناکامی کا خمیر نہیں۔ اور جماعت کو آپؑ نے فرمایا "میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو!" پس جماعت اور مہدی معہود ایک ہی روحانی وجود کا نام ہے اور

ہماری فطرت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے

ٹھیک ہے ہم پر وہ پابندیاں ہیں جو دوسرے نہیں اٹھاتے۔ مثلاً ہم پر پابندی ہے ظلم نہیں کرنا۔ فساد نہیں کرنا غلط قسم کے انتقامات نہیں لینے ایک شیریں انتقام (SWEET REVENGE) کا محاورہ میرے دماغ میں آیا تھا۔ جب میں ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کا دورہ کر رہا تھا۔ کتنا بڑا انتقام ہے اور کتنا حسین انتقام ہے جو رؤسائے مکہ سے جو فتح مکہ کے موقعہ پر پیچھے رہ گئے تھے لیا گیا۔ یعنی لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ میں نے مغربی افریقہ میں بسنے والے ان دوستوں کو جن کی میرے ساتھ ملاقات ہوئی اور جن سے میں نے خطاب کیا میں نے ان کو یہ کہا کہ جو یورپین ممالک اور حکومتیں یہاں آئی تھیں اور انہوں نے یہاں کالونیز بنالی تھیں وہ تمہاری دولتیں لوٹ کر چلے گئے اس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان لوگوں سے ایک (SWEET REVENGE) یعنی شیریں انتقام لینا ہے۔ بہت میٹھا انتقام اور وہ یہ ہے (یہ اس وقت ۱۹۷۰ء میں میں نے وعدہ کیا تھا) میں نے کہا سفید فام یا بے رنگ آئے اور تمہاری دولت لوٹ کر لے گئے۔ تمہیں میں ان ملکوں میں مبلغ کے طور پر بھیجوں گا۔ اور تم جاکر اُن میں

روحانی خزائن تقسیم کروگے

وہ دنیا لے گئے۔ تم روحانی خزائن ان کے اندر جاکر تقسیم کروگے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اور عبدالوہاب بن آدم جو ہمارے غانا کے مبلغ ہیں۔ وہ کئی سال سے انگلستان میں بیٹھے ہوئے ہیں اور انگریزوں کو تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور وہ بڑا ہی ذہین انسان اور بڑا ہی بے نفس انسان اور مجھے کہنا چاہیئے کہ بڑا ہی بزرگ انسان ہے اور TOP کے احمدیوں میں سے ہے۔ پاکستانیوں نے کوئی اجارہ داری تو نہیں لی ہوئی۔ قربانیاں دوگے تو خدا کے پیار کو اس معیار کے مطابق حاصل کروگے۔ بہرحال یہ ہے ہمارا انتقام جب ہم انتقام لیتے ہیں۔ خواہ مخواہ پوچھتے پھرتے ہیں تمہارا ردّعمل کیا ہوگا؟ وغیرہ وغیرہ ہم نے جب بھی انتقام لیا ہمارا حسین انتقام ہوگا۔ ہمارا شیریں انتقام ہوگا تمہیں جنہوں نے ہمارے اموال کو جلایا۔ ان میں ہم دنیوی اور دینی اور

جسمانی اور روحانی نعمتیں

تقسیم کریں گے اگر اللہ کی توفیق سے۔ یہ ہے ہمارا انتقام دکھ دینا اور فساد کرنا یہ ہمارا انتقام نہیں۔ میں تو بیعت میں تم سے یہ عہد لیتا ہوں کہ کسی کو بھی دکھ نہیں پہنچاؤں گا۔ دکھ پہنچانے کے لئے ہم پیدا نہیں ہوئے۔ مارنے کے لئے ہم پیدا نہیں ہوئے۔ ہم زندہ رکھنے اور زندگی دینے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ اور خوشحالی کے سامان پیدا کرنے کے لئے ہم پیدا ہوئے ہیں پس یہ ہے ہمارا انتقام۔ جس کی ہمیں امید ہے۔ خدا کی توفیق سے ہم یہ انتقام لیں گے۔ لیکن وہ دکھ پہنچانے والا انتقام نہیں ہوگا۔ وہ ناک کے بدلے ناک اور آنکھ کے بدلے آنکھ نہیں بلکہ مَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ والا انتقام ہے۔

بہرحال میں

تحریک جدید کے متعلق

یہ کہہ رہا تھا کہ جن دو اغراض کے لئے ایک مومن خدا کے حضور اموال پیش کرتا ہے۔ ایک یہ کہ اس کی مرضات حاصل ہوں۔ یعنی اس کی توحید دنیا میں قائم ہو اور جیسا کہ ہم خدا تعالیٰ کی تسبیح اور اس کی تحمید کرنے میں ایک سرور محسوس کرتے ہیں ہمارے دل میں ایک تڑپ پیدا ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کا ہر بندہ خدا کے حضور جھکنے والا اور اس کی تسبیح کرنے والا۔ اور اس کو پاک قرار دینے والا۔ اور اس کی حمد کرنے والا۔ تمام تعریفوں کو اسی کی طرف پھیرنے والا ہو، نہ اپنی طرف نہ غیر اللہ کی طرف اور نہ کسی اور ہستی کی طرف۔ یہ ہماری خواہش ہے۔ اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے ہم خدا کی راہ میں اموال دیتے ہیں۔ اور اُن کا ایک دور تحریک جدید کی شکل میں آیا لاکھوں عیسائی تثلیث پرست خدائے واحد و یگانہ کو نہیں مانتے تھے۔ یا بت پرست جنہوں نے اپنے ہاتھ سے پتھر اور لکڑی کے اور اسی طرح دوسرے مادوں سے بت بنائے اور ان کی پوجا کر رہے تھے وہ

لاکھوں کی تعداد میں

جماعت احمدیہ کے طفیل (اللہ تعالیٰ کے محض فضل اور رحمت سے کہ ہم بالکل لاشیٔ محض ہیں) افریقہ میں مسلمان بنے لیکن ہماری سیری تو نہیں ہوئی۔ لاکھوں بن گئے۔ جب تک ہم کروڑوں نہ بنالیں جب تک ہم بنی نوع انسان کو توحید کی طرف کھینچ کر نہ لے آئیں۔ اس وقت تک ہماری پیاس بجھ نہیں سکتی پس دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ آپ کی اور میری پیاس کو بجھانے کے سامان پیدا کر دے۔ اور جس کے لئے جن اموال کی ضرورت ہے اُن کو دینے اور خرچ کرنے کی توفیق ہمیں عطا کرے۔

آج یکم نومبر کو

تحریک جدید کے تین دفاتر

دفتر اوّل کے اکتالیسویں سال کا۔ اور دفتر دوم اکتیسویں سال کا اور دفتر سوم کے دسویں سال کا بھی افتتاح کرتا ہوں۔ جو معیار میں نے پچھلے سال دیا تھا۔ وہی قائم رہے گا۔ اور جو ادائیگیوں میں میں نے بتایا تھا کہ عارضی طور پر کمی ہے۔ وہ انشاء اللہ دور ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے ہوئے اور اسی پر بھروسہ رکھتے ہوئے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ اللہ آپ کو توفیق عطا کرے گا کہ جو عارضی کمزوری ہے بیرونی ظلم اور تشدد کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس کمزوری کو اپنے فضل سے دور کرے گا۔ اور آپ کے اخلاص کے مدنظر آپ کو مالی قربانیوں کی بھی توفیق عطا کرے گا۔

دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں۔ وہ

جلسہ سالانہ کے متعلق

ہے۔ اس سلسلہ میں دو باتیں میں کہنا چاہتا ہوں۔ ایک تو چونکہ اس قوم پر ظلم ہوا کہ بھائی بھائی اور انسان انسان کے درمیان نفرت پیدا کی گئی ہے اس کے نتیجہ میں ہو سکتا ہے کہ ہمیں روٹی پکانے والے پوری تعداد میں نہ ملیں۔ گو یہ یقینی بات نہیں۔ لیکن دنیا کی کوئی چیز ہماری راہ میں اس طرح روک نہیں بن سکتی کہ ہم ناکام ہو جائیں۔ اوّل تو یہ جماعت اتنی پیاری ہے کہ دو تین سال ہوئے جلسہ کے موقعہ پر نان بائی لڑ پڑے تھے۔ اور روٹیوں میں کچھ کمی واقعہ ہو گئی تو صبح کی نماز سے پہلے اطلاع مجھے ملی۔ میں نے صبح کی نماز کے وقت یہ اعلان کیا کہ آج ہر آدمی خواہ مہمان ہے یا مقیم ہے ایک روٹی فی کس کھائے گا۔ اور ہم نے بھی اپنے گھروں میں یہی کہا۔ تو کوئی تکلیف نہیں ہوئی ایک روٹی کھالی۔ بلکہ بعض دوستوں نے مجھے کہا کہ بعض ایسے بھی ہیں۔ جنہوں نے کہا کیا فرق پڑتا ہے۔ ہم سارا جلسہ ہی ایک روٹی کھائیں گے ٹھیک ہے کوئی ایسی بات نہیں ویسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع میں

لگاتار روزے رکھے

تو اس وقت آپؑ نے فرمایا کہ میں نے کہا چلو یہ بھی تجربہ کرتے ہیں کہ کم سے کم کتنا کھا کر آدمی صحت کے ساتھ زندہ رہ سکتا ہے تو کھانا کم کرتے رہے۔ اور ایک روٹی پر آگئے۔ یا شاید آدھی روٹی کے اوپر آگئے بعض دفعہ بیماری میں (ہمیشہ تو نہیں) میرا بھی کبھی کبھی خون کی شکر کا نظام DISTURBED ہو جاتا ہے ابھی پچھلے دنوں جو پتلا پھلکا ہمارے گھر پکتا ہے۔ وہ نصف پھلکا میں کھاتا رہا اور میں نے اندازہ لگایا کہ چوبیس گھنٹے میں میری آٹے کی خوراک سوا چھٹانک ہے تو میں ہفتہ ٹھیک رہا۔ نا معلوم سی کمزوری ضرور پیدا ہوتی ہے۔ لیکن خدا نے فضل کیا۔ اصل تو اللہ ہی فضل کرنے والا ہے۔ آج میں بتاتا ہوں کہ میری شکر کافی بڑھ گئی تھی۔ اور ۲۳۰ تک چلی گئی تھی۔ اور انگریزی دوائی میں کھاتا نہیں اور کل جو (شکر کا) ٹیسٹ کوئی چار ہفتہ کے بعد لیا تو وہ ۲۳۰ سے گر کر ۱۶۰ پر

آگیا ہے۔ الحمد للہ۔ تھوڑی سی ابھی زیادتی ہے۔ میرا خیال ہے ایک دو ہفتوں میں بغیر انگریزی دوائی کھانے کے اسی طرح کھانے کا پرہیز کر کے وہ ٹھیک ہو جائے گا۔

مَیں بتا یہ رہا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر کا نظام یعنی دار الضیافت کو

ہنگامی حالات کیلئے

چاول زیادہ خریدنے چاہئیں۔ وہ جلدی پک جاتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ اس سال ہمارا کوئی مہمان اعتراض نہیں کرے گا۔ اگر ان کو باسمتی کے بجائے آپ موٹا چاول دیں۔ کیونکہ قیمتیں اتنی بڑھ گئی ہیں کہ اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے اور کھانے کے سلسلہ میں روٹی پکانے کے لئے سارے ربوہ کا ہر گھر تیار ہو۔ ربوہ میں ایک ہزار اور دو ہزار کے درمیان چولہے گرم ہوتے ہیں اگر ضرورت پڑی۔ خدا کرے کہ ضرورت نہ پڑے لیکن

اگر ضرورت پڑے

تو ہر گھر تنّور روٹیاں پکا کر دے دے تو ایک ہزار گھروں سے ایک لاکھ روٹی مل جائے گی۔ اور ہمارا ایک ایک روٹی (فی کس) والا حساب ٹھیک ہو جائے گا۔ کچھ چاول ہو جائیں گے۔ دوسرے یہ کہ جو بیرونِ ربوہ اپنے احمدی دیہاتی ہیں (شہریوں کے لئے مشکل ہے) دیہاتی احمدی پیڑے بنا کر روٹی گھر کے تنّوروں پر ڈالنے کے لئے احمدی مرد یا احمدی عورتیں ابھی سے تیار کی جائیں۔ اور مرد بھی ساتھ ہوں۔ اس طرح ہماری جو روٹی پکانے کی مشینیں چلتی ہیں یا جو دوسرا اگر کوئی انتظام ہو تو ہمیں وہ روٹیاں مل جائیں اور بہر حال عورتوں کے لئے روٹی پکانے کا لجنہ اماء اللہ انتظام کرے

دوسری چیز میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اتفاقاً ہماری ایک تو جو بڑی عید کہلاتی ہے وہ بھی ۲۵ر دسمبر یا ۲۶ر دسمبر کو آرہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ۲۵ کو ہوگی۔ انشاء اللہ۔ تو ۲۵۔ ۲۶۔ اور ۲۷ کو جماعت نے قربانیاں دینی ہیں ربوہ میں بھی اور باہر بھی۔ ان قربانیوں کو

ایک نظام کے ماتحت

تین دنوں پر تقسیم کر کے ان کا سارا گوشت (سارے گوشت سے میری مراد ہے ان کے ان دو حصّوں کے علاوہ جو اپنا اور قریبی رشتہ داروں کا ہوتا ہے "تیسرے حصّہ کا") جلسہ کے نظام کو دے دیں۔ اور جو بیرونِ ربوہ ہیں ان میں سے بعض اپنی قربانیاں پہلے بھی ربوہ بھیج دیتے ہیں۔ جماعتی نظام کے تحت لیکن پرائیویٹ طریق پر وہ کسی نظارت یا لنگر کو بھیج دیتے ہیں کہ ہماری طرف سے قربانی دی جائے۔ پس جہاں تک ممکن ہو۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ ہر قربانی یہاں آجائے۔ ہر ایک نے اپنے حالات کے مطابق فیصلہ کرنا ہے۔ فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ جہاں تک آپ کے حالات اجازت دیں آپ باہر والے لوگ

ربوہ میں قربانیاں کرائیں

اور ربوہ کے مکین جتنا ممکن ہو سکے زیادہ سے زیادہ گوشت جلسہ کے انتظام دار الضیافت' یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر کا انتظام ان دنوں میں ہوگا۔ وہ ان کو دے دیں۔ خرچ بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ مگر دنیا کا کوئی خرچ ہمارے رستے میں روک نہیں۔ لیکن اس سال کے لئے یہ تجربے بھی ہو جائیں گے۔ بعض تجربوں کا موقعہ ملے وہ کر لینے چاہئیں۔ اور آخری بات جلسہ کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس جلسہ پر اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی برکت اور اس کی رحمت کے نتیجہ میں میں اُمید کرتا ہوں کہ جلسہ پر آنے والوں کی تعداد پچھلے سال کی نسبت زیادہ ہوگی۔ انشاء اللہ۔ اور ان ہنگاموں کے دنوں میں جنہوں نے مکان بنانے تھے وہ بھی نہیں بنوا سکے۔ ہر سال مکان بنتے رہتے ہیں۔ بلیبول' بعض دفعہ سینکڑوں بن جاتے ہیں اس لئے۔

میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں۔

کہ ہر وہ شخص جس کے پاس زمین ہو۔ لیکن اس نے ابھی تک مکان نہ بنایا ہو وہ (قانونی اجازت لے کر) فوری طور پر جلسہ سے قبل اپنی زمین میں اگر ممکن ہو تو دو تین فٹ کی چار دیواری بھی بنا لے اور اگر یہ اس کے لئے ممکن نہ ہو تو ایک کمرہ بنا لے اس نیت کے ساتھ کہ جلسہ کے مہمان وہاں ٹھہریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس مکان میں اس خلوصِ نیت کی وجہ سے بہت برکتیں دے گا۔ پس آج ہی یہ کام شروع کر دو۔ یعنی آج سے مراد ہے جس کے کان میں جس دن سے یہ آواز پہنچے۔ کمرہ بنانا ہے بیشک ایسا بنا دیں جس کی آپ کو بعد میں ضرورت نہ ہو۔ یا جو امیر لوگ ہیں وہ اپنے کام کرنے والوں کے لئے کمرے بناتے ہیں۔ بیشک کچے کمرے بنا دیں۔ لیکن مہمانوں کے لئے بنائیں (اور قانونی اجازت لے کر بنائیں)

میری اس تحریک کی

ایک وجہ یہ بھی ہے

کہ جس دن قومی اسمبلی کے سارے ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی بنی۔ اس دن جب اعلان ہوا کہ اس کمیٹی کا اجلاس IN-CAMERA (یعنی خفیہ) ہوگا۔ اس بات نے کہ اجلاس خفیہ ہوگا مجھے پریشان کیا۔ اور اس اطلاع کے ملنے کے بعد سے لے کر اگلے دن صبح چار بجے تک مَیں بہت پریشان رہا۔ اور مَیں نے بڑی دعائیں کیں یہ بھی دعا کی کہ اے خدا خفیہ اجلاس ہے پتہ نہیں ہمارے خلاف کیا تدبیر کی جاتی ہے۔ تیرا حکم ہے کہ میں مقابلہ میں تدبیر کروں۔ تیرا حکم ہے مَیں کیسے مانوں۔ مجھے پتہ ہی نہیں ان کی تدبیر کیا ہے۔ تو ان حالات میں تیرا حکم نہیں مان سکتا۔ بتا میں کیا کروں۔ سورہ فاتحہ بہت پڑھی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ بہت پڑھا۔ ان الفاظ میں دعا بہت کی۔ اور صبح اللہ تعالیٰ نے بڑے پیار سے مجھے یہ کہا وَسِّعْ مَكَانَكَ۔ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ کہ ہمارے مہمانوں کا تم خیال کرو اور اپنے مکانوں میں مہمانوں کی خاطر وسعت پیدا کرو۔ اور جو یہ منصوبے جماعت کے خلاف ہیں ان منصوبوں کے دفاع کے لئے تیرے لئے ہم کافی ہیں تو تسلی ہوئی وَسِّعْ مَكَانَكَ جو خاص طور پر کہا گیا اس لئے میرا فرض تھا کہ جماعت کو کہوں کہ

وسعتیں پیدا کرو

جو اپنے مکانوں میں کمرے بڑھانا چاہتے تھے وہ بنائیں اور ہر پلاٹ میں جلسہ کے مہمانوں کو ایک کمرہ بنا دو۔ رہائش کے لئے عارضی طور پر انہیں تحفہ دو اور عارضی تحفہ کے نتیجہ میں ابدی ثواب کے حصول کے سامان پیدا کرو اللہ تعالیٰ سب کو نیکیوں کی توفیق عطا کرے آمین

اعلانِ نکاح و تقریبِ رخصتانہ

بریلی ۲۲ر دسمبر بروز اتوار خاکسار نے مکرمہ ناہید مریم صاحبہ بنت مکرم قریشی محمد الیاس ساکن بریلی کے نکاح کا اعلان مکرم عبد الواحد صاحب احمدی ابن مکرم عبد الباسط صاحب ساکن شاہجہانپور کے ساتھ بعوض اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم قریشی محمد الیاس صاحب کے مکان واقع بھاٹاں گلی بریلی میں کیا برات کے ہمراہ شاہجہانپور سے کثیر تعداد میں غیر احمدی اور غیر مسلم احباب بھی شامل ہوئے اسی روز سہ پہر بخیر رخصتانہ عمل میں آیا اور اگلے روز مورخہ ۲۳ر دسمبر کو مکرم عبد الباسط صاحب نے اپنے بیٹے کی طرف سے پُر تکلف دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اس دعوت میں غیر مسلموں کے لئے بھی علیحدہ ویجی ٹیرین کھانے کا انتظام تھا۔

اس خوشی میں مکرم قریشی محمد الیاس صاحب اور مکرم عبد الباسط صاحب نے دس دس روپے اعانتِ بدر اور دس دس روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کر دیئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین

خاکسار محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء　　　　قسط نمبر ۱

حقیقتِ ختمِ نبوّت

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۴ء کے پہلے دن کے دوسرے اجلاس میں مذکورہ عنوان پر مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقریر کی۔ افادۂ احباب کے لئے ذیل میں اس تقریر کا مکمل متن قسط وار شائع کیا جا رہا ہے۔ (**ایڈیٹر**)

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوّت ایک عظیم نعمت اور رحمت ہے۔ اور جب تک دنیا میں بنی نوع آدم کا وجود رہے گا خداتعالےٰ کی یہ رحمت نازل ہوتی رہے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت اس نزولِ رحمت پر پہرہ بٹھا نہیں سکتی اور نہ ہی دنیا کے تمام علماء اور مُلّاں مل کر اس اجرائے نبوّت میں رخنہ ڈال سکتے ہیں۔

خداتعالیٰ فرماتا ہے

یٰقوم اذکروا نعمۃ اللّٰہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء و جعلکم ملوکاً

(مائدہ آیت ۲۱)

یعنی تم خداتعالیٰ کی نعمت کو یاد رکھو جب کہ اس نے تم میں روحانی لحاظ سے اپنی سب سے بڑی نعمت کے طور پر انبیاء مبعوث فرمائے۔ اور دنیاوی لحاظ سے تمہیں بادشاہ بنا دیا۔

اسی طرح فرمایا: —

انّا کنّا مرسلین رحمۃً من ربّک (دخان آیت ۷)

کہ خداتعالیٰ اپنے رسولوں کو بطور رحمت ارسال فرماتا ہے۔

اور سب سے بڑھ کر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو

رحمۃ للعٰلمین

بنا کر تمام عالمین کے لئے رحمت کے طور پر مبعوث فرمایا۔ اور اس رحمۃ للعالمین کے ذریعہ خداتعالیٰ نے ساری دنیا کو یہ بشارت دی

لا تقنطوا من رحمۃ اللّٰہ

کہ تم کبھی بھی خداتعالےٰ کی اس رحمت سے مایوس نہ ہو۔ خداتعالیٰ کی یہ عظیم نعمت اور رحمت قیامت تک جاری رہے گی۔

اسی طرح خداتعالےٰ کا یہ انذار بھی قابل ذکر ہے کہ

لا تیأسوا من روح اللّٰہ۔ انّہ لا ییأس من روح اللّٰہ الا القوم الکافرون

تم خدا کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو۔ اور خدا کی رحمت سے کافر لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں۔

اور خداتعالیٰ کا قدیم سے یہ اصول اور طریق رہا ہے کہ

ذٰلک بانّ اللّٰہ لم یک مغیّراً نعمۃً انعمھا علیٰ قومٍ حتّٰی یغیّروا ما بانفسھم

یعنی خداتعالیٰ جب بھی کسی قوم پر اپنی نعمت اور رحمت نازل کرتا ہے تو اس کو بدلتا نہیں جب تک کہ وہ قوم اپنے دل کی حالت کو بدل نہ دے (انفال آیت ۵۴) گویا کہ خداتعالیٰ کی اٹل سنّت ہے کہ وہ اپنی رحمت جو نبوّت کی شکل میں ہے ہمیشہ جاری فرماتا ہے۔ اور ساری دنیا مل کر بھی اس اجرائے رحمت پر پہرہ بٹھا نہیں سکتی۔

چنانچہ اس زمانہ میں یہ رحمت حضرت رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جاری ہوئی ہے۔ اور اس رحمت کو قبول کرنے کی توفیق خداتعالیٰ نے ہم احمدیوں کو عطا فرمائی ہے۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جب بھی خداتعالیٰ کی طرف سے نبوّت کی رحمت نازل ہوتی ہے تو مخالفین کی طرف سے یہ نعرہ بلند کیا جاتا رہا ہے کہ خداتعالیٰ نے اجرائے نبوّت کو ہمیشہ کے لئے بند کر دیا ہے۔ اس لئے اس رحمت کو قبول کرنے کے لئے ہم تیار نہیں ہیں۔ چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کی قوم نے آپ کے بعد آنے والے انبیاء کا انکار کرتے ہوئے کہا

لن یبعث اللّٰہ من بعدہٖ رسولاً (مومن ع ۴)

کہ آپ کے بعد اب آئندہ کوئی نبی مبعوث نہیں ہو گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم یہود نے کہا

ان لا نبی بعد موسیٰ

(مسلّم الثبوت جلد ۲ صفحہ ۱۴۰)

کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد آئندہ کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اسی لئے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد مبعوث ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر مار ڈالنے کی کوشش کی تھی۔

خداتعالےٰ نے آنحضرت صلعم کے زمانہ میں بھی اس عقیدے کے ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

وانھم ظنّوا کما ظننتم ان لن یبعث اللّٰہ احداً (جن آیت ۸)

یعنی یہود یہ یقین رکھتے تھے جس طرح تم یقین رکھتے ہو کہ اللہ تعالےٰ کسی کو نبی بنا کر مبعوث نہیں کرے گا۔ خداتعالیٰ نے اس عقیدے کے جواب میں حضرت رسول کریم صلعم کو ضرورتِ حقّہ کے مطابق کھڑا کر کے اس خیال کی تردید فرمائی۔ اور اس قسم کا نظریہ رکھنے والوں کے متعلق خداتعالیٰ نے

کذٰلک یضلّ اللّٰہ من ھو مسرفٌ مرتاب۔

فرما کر انہیں مُسرف اور مرتاب قرار دیا

اسی طرح آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل پر مخالفوں نے آیت **خاتم النبیین** اور حدیث **لا نبی بعدی** کا سہارا لے کر یہ کہنا شروع کیا کہ حضرت نبی کریم صلعم کے بعد خداتعالیٰ نے نبوّت کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا ہے اور ہم نے پاکستان کی قومی اسمبلی کے ذریعہ خداتعالےٰ کی اس رحمت پر پہرہ بٹھا دیا ہے۔ گویا خدا پاکستانی پارلیمنٹ کے اس فیصلہ سے خوف کھا کر اپنی سنت قدیمہ کو تبدیل کرنے پر مجبور ہو رہا ہے۔ اور نعوذ باللہ اب وہ شش و پنج میں پڑ گیا ہے کہ انّ علینا للھُدیٰ کو کس طرح عملی جامہ پہنایا جائے۔ اس طرح پر گویا آج مذہبی لبادہ اوڑھے ہوئے سیاسی لیڈرز اور نام نہاد علماء ظواہر خدائی سنت کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں۔

جماعت احمدیہ پر پاکستان کا یہ الزام ہے اور ساتھ ہی ہمیشہ پاکستان کی طرف نظر اٹھائے ہوئے یہاں کے بعض ان کے چیلوں اور تنظیموں کا یہ الزام ہے کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیدنا حضرت رسول کریم صلعم کے ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اور آپ کو خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتے ہیں۔

اس کے برعکس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا واضح ارشاد یہ ہے کہ: —

”مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ یہ ہم پر افتراء عظیم ہے۔ ہم جس قوت یقین و معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ لوگ نہیں مانتے۔“

(الحکم ۱۷ر مارچ ۱۹۰۵)

اسی طرح فرماتے ہیں: —

”میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔“

(تقریر واجب الاعلان صفحہ ۵ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

اس واضح اعلان کے باوجود آپ پر اور آپ کی جماعت پر کفر کا فتویٰ لگایا جاتا ہے اور اسی غلط الزام کی بناء پر ہمیں ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جاتا رہا ہے۔ اس کفر بازی کے جواب میں آپ نے یہی فرمایا کہ —

بعد از خدا بعشق محمّد مخمّرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

خدا اور اس کے رسول کے ساتھ عشق و محبت کی وجہ سے تم لوگ مجھ پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہو۔ اور اسی عشق و محبت کا نام کفر ہے تو یاد رکھو کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھ سے بڑھ کر کوئی کافر نہیں

اسی طرح آپؑ فریادی بن کر دربارِ نبوّی میں عرض کرتے ہیں۔ —

یا سیّدی، قد جئت بابک لاھفاً
والقوم بالاکفار قد اٰذانی!
انظر الیّ برحمۃٍ وتحنّنٍ!
یا سیّدی انا احقر الغلمان

اے میرے آقا! میں بے بس مظلوم فریادی بن کر آپ کے دروازے پر حاضر ہوا ہوں۔ کیونکہ قوم نے مجھے کافر کہہ کر سخت ستایا ہے۔ مجھ پر رحم اور محبت اور شفقت کی نظر کیجئے! میں ایک ناچیز غلام ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ نبوت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: —

”یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ

کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا۔ اور جس کے یہ معنی ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا۔ اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعتِ اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں۔ اور آنحضرت صلعم کے اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ یہ الزام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے۔ .... اور جس بناء پر مَیں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خداتعالےٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں۔ اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا اور ان ہی امور کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا .... ان معنوں سے مَیں نبی ہوں اور اُمتی بھی تاکہ ہمارے سیّد و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو کہ آنے والا مسیح اُمتی ہوگا اور نبی بھی ہوگا"

(اخبار عام لاہور ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء)

اس واضح اقرار کے باوجود آپ پر یہ الزام کہ آپ رسول کریم صلعم کے ختم نبوت کے منکر ہیں اور آپ کی شریعت سے ہٹ کر نئے مذہب کی بناء ڈالی ہے۔ یہ ایک بہت بڑا بہتان نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

اس مختصر تمہید کے بعد میں اپنی تقریر کے اصل موضوع کی طرف آتا ہوں۔

ہمارے مخالفوں کی طرف سے اپنے زعم میں انقطاعِ نبوت ثابت کرنے کے لئے آیت خاتم النبیین پیش کی جاتی ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہ لوگ سارے قرآن مجید میں سے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ خداتعالیٰ نے اپنی رحمت کے دروازے کو ہمیشہ کے لئے بند کر دیا ہے۔ صرف یہی ایک آیت پیش کرتے ہیں۔ اس کی تائید میں قرآن کریم سے کوئی اور آیت پیش نہیں کر سکتے۔

اب آیئے! اس آیت کا کچھ تجزیہ کریں گے۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ محمد صلعم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں۔ لیکن وہ خدا کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

اس آیت خاتم النبیین کو پیش کرتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ یہاں خاتم النبیین کے معنے سلسلۂ نبوت کو ختم کر دینے والے کے ہیں۔ اور حضور صلعم کے بعد کوئی نبی آئندہ آنے والا نہیں ہے۔

اس آیت کی بنیاد پر اگر یہ عقیدہ رکھا جائے کہ حضرت رسول کریم صلعم آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا تو یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ جن کے متعلق عام مسلمانوں اور ان کے نام نہاد علماء کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ آخری زمانہ میں آئیں گے، ان کی کیا حیثیت ہوگی۔ اگر وہ نبی بن کر نہیں آئیں گے تو رسول کریم صلعم کا فرمان نعوذ باللہ غلط ٹھہر جاتا ہے کہ ان کی حیثیت ایک نبی کی ہوگی۔ اگر ان کی حیثیت ایک نبی کی ہوگی تو اس صورت میں آخری نبی حضرت رسول کریم صلعم نہیں رہتے۔ بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔ چنانچہ مولانا محمد عثمان صاحب فارقلیط اپنے ایک حالیہ مضمون میں لکھتے ہیں:—

"اگر قادیانی اس لئے کافر ہیں کہ وہ آنحضرت صلعم کے بعد مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود اور نبی مانتے ہیں تو ہمارے علماء بھی کافر قرار پائے۔ کیونکہ وہ بھی حضرت عیسیٰ کو لاکر ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں۔ یہ علماء حضرت مسیح کو لاکر انہیں نبی بھی مانتے ہیں اور ان کو صاحب وحی بھی مانتے ہیں۔ اور حضرت جبرئیل کو وحی لانے والا بھی تسلیم کرتے ہیں۔ ان علماء نے خاتم المرسلین کے بعد ایک حقیقی نبی کو واپس لاکر نبوت کا سارا کاروبار جاری کر دیا۔ پھر بھی وہ ختم نبوت کے منکر نہیں۔ اور قادیانی ختم نبوت کے منکر قرار پائے"

(شبستان نومبر ۱۹۷۴ء کالم ۱)

حقیقت یہ ہے کہ اس سوال کا جواب آج تک کسی عالم دین کہلانے والے کی طرف سے نہیں دیا گیا اور قیامت تک نہیں دیا جا سکتا۔

اس آیت کا تجزیہ کرنے سے قبل اس کی شانِ نزول اور سیاق و سباق کے متعلق روشنی ڈالنا ضروری سمجھتا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ میں ہی تشریف رکھتے تھے کہ قضاء الٰہی سے آپ کی ساری نرینہ اولاد فوت ہوگئی۔ اس پر کفار مکّہ نے آپؐ پر یہ طعن شروع کر دیا کہ نعوذ باللہ آپؐ بے ثمر اور ابتر ہیں اور نرینہ اولاد کے نہ ہونے سے آپ کی وفات کے ساتھ آپؐ کا سارا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ اس پر خداتعالیٰ نے سورۃ الکوثر نازل کرتے ہوئے فرمایا کہ انّ شانئک هو الابتر کہ آپؐ کا دشمن جو آپؐ کو ابتر کہتا ہے وہ خود ابتر اور بے ثمر رہے گا۔

اس کے بعد جب مدینہ کی طرف آپؐ کی ہجرت ہوئی اور آپؐ نے خدائی حکم کے ماتحت اعلان فرمایا کہ مَیں نے جو اپنے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ کو اپنا متبنّیٰ بنایا تھا وہ اب اسلامی احکام کے ماتحت جائز نہیں رہا۔ اب آئندہ میرے ساتھ زید کا کوئی جسمانی رشتہ نہ سمجھا جائے۔ اس اعلان پر کفار مکّہ نے پھر اپنا سابقہ طعن دُہراتے ہوئے کہا کہ نرینہ اولاد کے علاوہ اب متبنّیٰ کا سلسلہ بھی ختم ہو گیا ہے۔ اس پر خداتعالیٰ نے آیت خاتم النبیین نازل فرمائی اور بتایا کہ بے شک خدائی مصلحت کے ماتحت محمد صلعم کی نرینہ اولاد کوئی نہیں۔ لیکن وہ خدا کے رسول ہیں۔ اس لحاظ سے وہ کثیر التعداد روحانی اولاد کے باپ ہیں۔ بلکہ عام رسولوں سے بڑھ کر وہ خاتم النبیین بھی ہیں اور آپؐ کے پَروں کے نیچے نبی اور رسول۔ مصلح۔ مجدّد۔ امامِ زماں سب پرورش پانے والے ہیں پس وہ ہرگز ابتر اور بے ثمر نہیں بلکہ عظیم الشان روحانی سلسلہ کے بانی اور سیّد الاوّلین والآخرین ہیں

گویا کہ خاتم النبیین کا لفظ رسول مقبول صلعم کے نہایت بلند۔ افضل اور ارفع شان اور اعلیٰ مقام کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اسی لفظ کو خدائی نعمتوں اور رحمتوں کے دروازے کو ہمیشہ کے لئے بند کرنے والا قرار دیا جاتا ہے اور اس سے یہ غلط استدلال کیا جاتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبوّت کی نہر ہمیشہ کے لئے خشک ہوگئی ہے۔ اور آپؐ کے بعد کوئی شخص خواہ آپؐ کا شاگرد۔ متبع اور خادم و غلام ہی کیوں نہ ہو نبی بن کر نہیں آ سکتا۔

گویا کہ آپؐ کے بعد اس امّت میں جھوٹے 'کذّاب' 'مفتری' 'دجّال' یاجوج ماجوج اور جھوٹے مدّعیانِ نبوت تو آ سکتے ہیں۔ لیکن کوئی ایسا شخص نہیں آ سکتا جس کو خداتعالےٰ اپنی طرف سے اصلاحِ اُمّت کے لئے بھیجے۔ اور جسے مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا شرف حاصل ہو۔

ان مخالفوں کے نزدیک لفظ خاتم النبیین رسول کریم صلعم کے مقامِ مدح کے لئے نہیں بلکہ مقامِ ذمّ کے لئے آیا ہوا ہے۔

حالانکہ عربی زبان کے قواعد کے مطابق بلکہ اس آیت کے الفاظ اور اس کے شانِ نزول کے پیشِ نظر بھی اس آیت کے صرف دو ہی معنے بنتے ہیں۔

یعنی اے لوگو! محمد صلعم تم میں سے کسی مرد یعنی نرینہ اولاد کے جسمانی باپ نہیں ہیں۔ لیکن وہ اللہ کے رسول ہونے کے لحاظ سے مومنوں کے روحانی باپ ہیں۔ بلکہ وہ نبیوں کی مُہر ہیں اور اس لحاظ سے گویا نبیوں کے لئے بھی بمنزلہ باپ کے ہیں اور کوئی نبی آئندہ آپؐ کی تصدیقی مُہر کے بغیر سچا نہیں سمجھا جائے گا۔

اس آیت کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ اے لوگو! محمد صلعم تم میں سے کسی کے باپ نہیں۔ لیکن وہ رسول ہونے کے لحاظ سے مومنوں کے باپ ہیں اور رسول بھی اس شان کے کہ ان پر تمام کمالاتِ نبوت ختم ہیں۔ یعنی وہ افضل ترین نبی ہیں۔

گویا کہ خداتعالےٰ نے آپؐ کو وہ مقام بخشا ہے جو انسانیت کا انتہائی نقطہ اور نبوت کا آخری کمال ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے ؎

تمّت علیہ صفات کلّ مزیّۃٍ
ختمت بہ نعماء کلّ زمان
لا شکّ انّ محمّدًا خیر الوریٰ
ریق الکرام و نخبۃ الاعیان
فاق الوریٰ بکمالہ وجمالہ
وجلالہ وجنانہ الریّان

کہ آپؐ کے وجود میں فضیلت کی تمام خوبیاں اپنے کمالات کے ساتھ جمع ہیں۔ اور تمام زمانوں کی نعمتیں آپؐ کی ذاتِ بابرکت پر ختم ہو چکی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آپؐ تمام دُنیا سے بہتر ہیں شرفاء کی قوت و روح ہیں اور چیدہ بزرگوں میں سے سب سے چیدہ بزرگ ہیں۔ آپؐ اپنے کمالات اور شانِ جلالی اور شانِ جمالی اور دل کی شگفتگی اور شادابی کی وجہ سے تمام کائناتِ عالم سے بڑھ گئے ہیں۔!!

(باقی آئندہ)

درخواستِ دُعا

خاکسارہ کے خسر محترم عبدالحمید صاحب کچھ عرصہ سے سخت بیمار ہیں۔ ۵ر دسمبر کو اچانک فالج کا حملہ ہوا۔ علاج جاری ہے احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

مشیری باسط کٹک (اڑیسہ)

قادیان کے قریب ایک المناک حادثہ

ایک نوعمر احمدی طالب علم کی وفات

قادیان ۲۱ دسمبر کل صبح گیارہ بجے قادیان سے دو میل دور موضع ہرچوال کی طرف سے آرہے ایک ٹریکٹر کے ساتھ ہرچوال کی جانب جارہے بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے ایک سائیکل سوار بورڈر کا ایکسیڈینٹ ہوگیا۔ نتیجۃً دس گیارہ سالہ عزیز فریدالدین عطاء بورڈر موقعہ پر ہی جاں بحق ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

عزیز مرحوم محترم منشی شمس الدین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کا پوتا اور مکرم فیروزالدین صاحب کا بیٹا تھا۔ جو کہ دو سال سے اپنے دوسرے بھائی مصلح الدین سعدی کے ساتھ قادیان کے دینی ماحول میں تعلیم پانے کے لئے والدین کی طرف سے بھیجا گیا۔

کل جب عیدالاضحیہ کے سلسلہ میں مرکزی درسگاہوں میں تعطیل تھی۔ چند بورڈران اپنے طور پر سیر و تفریح کے لئے سائیکلوں پر ہرچوال کی نہر تک گھومنے چلے گئے۔ عزیز فریدالدین بھی انہی کے ساتھ سائیکل پر چلا گیا۔ نوعمر ہونے کے سبب سب سے پیچھے اپنا سائیکل چلا رہا تھا کہ اچانک مخالف سمت سے آتے ہوئے ایک ٹریکٹر سے عزیز کا ایکسیڈینٹ ہوگیا اور سر پر کاری زخم آیا۔ اور چند ساعات میں موقعہ پر ہی عزیز کی روح قفص عنصری سے پرواز کرگئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اس المناک حادثہ کی خبر نے سب احباب کو بے چین کردیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے جیپ پر مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر، مکرم حکیم بدرالدین صاحب عامل جنرل سکریٹری لوکل انجمن احمدیہ اور دوسرے دوستوں کو فوری طور پر جائے وقوعہ پر بھیجا تاکہ اگر ممکن ہو تو فوری طبی امداد بہم پہنچا سکیں۔ لیکن ان دوستوں کے پہنچنے سے قبل ہی تقدیر الٰہی غالب آچکی تھی۔ تب ہرچوال تھانہ کی پولیس کو اطلاع دی گئی۔ رات گئے تک بٹالہ صدر تھانہ میں پولیس کی کاروائی جاری رہی۔ اس عرصہ میں عزیز مصلح الدین سعدی نے صبر کا قابل قدر نمونہ دکھایا۔ اللہ تعالیٰ اُسے لمبی عمر دے اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔

مرحوم بچے کے والدین کو بذریعہ فون اطلاع کرنے کے لئے مکرم چوہدری سعید احمد صاحب نائب صدر انجمن احمدیہ کو امرتسر بھجوایا گیا۔ رات گیارہ بجے کلکتہ اطلاع ہوگئی اور عزیز مرحوم کے والد مکرم فیروزالدین صاحب صبح کے وقت ہی بذریعہ ہوائی جہاز پہلے امرتسر اور پھر وہاں سے بذریعہ ٹیکسی قریباً دو بجے قادیان پہنچ گئے۔

حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب، محترم صاحبزادہ صاحب اور مدرسہ احمدیہ و بورڈنگ اور مدرسہ تعلیم الاسلام کے عملہ اور دیگر جملہ احباب نے مکرم فیروزالدین صاحب سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے تعزیت کی۔ اور انہیں اس جانکاہ حادثہ پر صبر جمیل اختیار کرنے کی تلقین کی۔ بعد نماز عصر الحاج حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے صحن مدرسہ احمدیہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں درویشان کرام اور جلسہ سالانہ کے بعد ٹھہرے ہوئے مہمانوں کی بھاری تعداد نے شرکت کی۔ اور عزیز کو بچہ قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ اس موقعہ پر بہت بڑی تعداد میں غیر مسلم دوست بھی بزرگان جماعت اور عزیز کے والد بزرگوار سے تعزیت کے لئے تشریف لائے اور اظہار ہمدردی کے طور پر تدفین تک احباب جماعت کے ساتھ رہے۔

اس دلدوز المیہ پر ادارہ بدر محترم منشی شمس الدین صاحب، مکرم فیروزالدین صاحب اور مرحوم کے جملہ لواحقین سے دلی تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور ان کے زخمی دلوں کو اپنے فضل سے ڈھارس دے اور باقی اولاد کے ذریعہ ان کی آنکھوں کو ٹھنڈا رکھے۔ آمین۔

مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی اسکول کی طرف سے تعزیتی جلسے

قادیان ۲۸ دسمبر جلسہ سالانہ کے بعد آج مقامی طور پر تمام درسگاہیں کھل گئیں۔ چونکہ دو روز قبل مدرسہ احمدیہ کا ایک بورڈر اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کا طالب علم ایک المناک حادثہ کا شکار ہوگیا تھا۔ اس لئے ہر دو مدارس میں علیحدہ علیحدہ طور پر تعزیتی جلسے ہوئے۔ مدرسہ احمدیہ میں زیر صدارت محترم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے تعزیتی قرارداد پیش کی۔ جو متفقہ طور پر منظور ہوکر مکرم فیروزالدین صاحب آف کلکتہ کی خدمت میں پہنچانے کا فیصلہ ہوا۔ اسی طرح مکرم پروفیسر محمد الیاس صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی اسکول کی صدارت میں ایک دوسرا جلسہ ہوا۔ اس میں بھی ایسی ہی تعزیتی قرارداد پاس ہوئی۔ وہ بھی عزیز مرحوم کے والد محترم کو پہنچائے جانے کا فیصلہ ہوا۔

ان جلسوں کے بعد دونوں مدارس میں تعزیتی طور پر تعطیل کردی گئی۔

الحاج حضرت ڈاکٹر عطر دین صاحب رضی اللہ عنہ اور الحاج سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کی وفات پر

صدر انجمن احمدیہ کے تعزیتی ریزولیشنز

(۱)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی حضرت ڈاکٹر عطر دین صاحب رضی اللہ عنہ درویش کی وفات پر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے زیر ۲۸۶/ ۲۲.۱۲.۷۴ جو غیر معمولی ریزولیشن پاس کیا وہ درج ذیل ہے۔

" رپورٹ محترم ناظر صاحب اعلیٰ کہ حضرت ڈاکٹر عطر دین صاحب وفات پاگئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صحابی تھے اور ہندوستان کے صحابہ کرام میں اس وقت قدیم ترین تھے۔ آپ کی بیعت ۱۸۹۹ء کی تھی۔ جب کہ آپ کی عمر صرف گیارہ بارہ برس کی تھی۔ اور اس سے ایک سال پہلے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کا موقعہ ملا تھا۔ تقسیم ملک کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے آپ نے قیام قادیان کو ترجیح دی۔ حالانکہ آپ کے اہل و عیال مجبوری حالات بین المملکتی پاکستان کو ہجرت کر چکے تھے۔ آپ سلسلہ احمدیہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت احمدیہ سے گہری محبت رکھتے تھے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں آپ نے تعلیم پائی تھی۔ حضرت قاضی عبداللہ صاحب بھٹی مجاہد انگلستان (یکے از ۳۱۳ صحابہ) اور حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ مجاہد اول مغربی افریقہ سے ہمزلفی کی قرابت رکھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ اور اعلیٰ مدارج سے آپ کو نوازے اور آپ کے اہل و عیال کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین

پیش ہوکر فیصلہ ہوا کہ اس بزرگ صحابی اور درویش کی وفات ریکارڈ کی جاتی ہے۔ اور اس تعزیتی قرارداد کی نقول اخبار بدر اور مرحوم کے اہل و عیال کو بھجوائی جائیں۔

(۲)

صدر انجمن احمدیہ کے ممتاز ممبر حضرت الحاج سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کی کراچی میں وفات پر صدر انجمن احمدیہ نے زیر ۲۸۹/ ۲۲.۱۲.۷۴ جو غیر معمولی ریزولیشن پاس کیا اس کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے

" رپورٹ ناظر صاحب اعلیٰ کہ محترم حضرت الحاج سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی نے ۲۰ ؍فتح ۱۳۵۳ ہش بمطابق ۲۰ دسمبر ۱۹۷۴ء کو بمقام کراچی اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھار جانے کی اندوہناک خبر موصول ہوئی ہے۔ آپ نے خلافت ثانیہ میں ۱۹۳۰ء میں قبول احمدیت کی توفیق پائی تھی۔ آپ ۱۹۶۳ء سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے رکن تھے۔ تقسیم برصغیر کے چند سال بعد سے تا وفات آپ نے سلسلہ احمدیہ کی مالی خدمات میں ایک خاص مقام حاصل کیا تھا۔ خلافت سلسلہ احمدیہ، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مرکز قادیان سے آپ کی محبت والہانہ تھی۔ اور فدائیت کا رنگ رکھتی تھی۔ مرکز قادیان کے احمدی ساکنین چونکہ مقامات مقدسہ کی آبادی اور اعلائے کلمۃ اللہ کا باعث ہیں۔ اس لئے ان کے لئے آپ کا دل بے حد گداز تھا۔ اور آپ ان کے رنج و درد پر قلبی اذیت محسوس کرتے تھے۔ چنانچہ سالہا سال سے آپ احباب قادیان کے لئے ہر سال چار ماہ کے اخراجات گندم کا انتظام کرتے تھے۔ نیز احمدی طلباء کی اعلیٰ تعلیم اور مدرسہ احمدیہ کے طلباء کے کئی مستقل وظائف آپ نے جاری کر رکھے تھے۔ وصیت، تحریک جدید، وقف جدید کے چندہ جات مستقل طور پر ادا کرنے کے علاوہ فضل عمر فاونڈیشن فنڈ اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ اور دیگر کئی چندہ جات میں آپ نے شرکت کی تھی۔ منارۃ المسیح قادیان کی مجوزہ سفیدی کے لئے ایک لاکھ روپے اور تعمیر مسجد اقصیٰ ربوہ کے کل اخراجات برداشت کرنے کی سعادت آپ کو حاصل ہوئی۔ حال ہی میں مخالف احمدیت تحریک میں آپ کے فرزند محترم میاں شریف احمد صاحب بانی کے کراچی میں کارخانہ پر مقاطعہ ہونے کے باوجود آپ نے ان ہنگاموں میں تباہ حال ہونے والے افراد کی خدمت کے لئے جو ربوہ میں مہاجرین کے طور پر آگئے تھے۔ ایک خطیر رقم پیش کی۔ اپنی زندگی میں سلسلہ کی آخری تحریک صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں بانشراح صدر آپ نے اہل و عیال سمیت ایک لاکھ روپے کی پیشکش کی۔ سو ابتغاءً لمرضاۃ اللہ آپ کا انفاق فی سبیل اللہ

(باقی صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ ہو)

مونٹ آبو راجستھان میں تبلیغ احمدیت

سکھ گوردوارہ اور لائنز کلب میں احمدی مبلغ کی تقاریر

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کے ارشاد پر خاکسار مورخہ ۲۸ر نومبر ۱۹۷۴ء کو مونٹ آبو راجستھان پہنچا۔ وہاں مکرم سید فضل احمد صاحب آئی پی۔ ایس نیشنل پولیس اکیڈمی کے ڈپٹی ڈائریکٹر ہیں ان کے پاس قیام رہا۔

مورخہ ۲۹ر نومبر کو گورو نانک کا جنم دن تھا۔ اس تقریب پر مقامی سکھ دوستوں کی طرف سے گوردوارہ میں تقریر کرنے کی دعوت ملی چنانچہ خاکسار سید فضل احمد صاحب کے ہمراہ وہاں گیا۔ اور ایک گھنٹہ گورو نانک دیو جی کی زندگی اور تعلیمات کے موضوع پر تقریر کی جسمیں گورو نانک دیو جی کے مسلمانوں سے تعلقات پر ان کی تعلیمات کو جو اسلامی تعلیمات کا ہی ایک عکس ہیں کو پیش کیا۔ اور سکھ مسلم اتحاد پر زور دیا کہ یہ گورو جی کا اپنا نمونہ ہے۔ نیز حضرت گورو نانک کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کو بھی پیش کیا۔ اس تقریر کو حاضرین مجلس نے بہت پسند کیا۔ اور گوردوارے کی طرف سے "سروپا" پیش کیا۔

Lions Club ایک بین الاقوامی ادارہ ہے۔ جس کا نصب العین ملک و قوم اور نسلِ انسانی کی خدمت ہے۔ یہ ادارہ غریبوں اور بیکسوں کی "خدمت خلق" کے جذبہ کے ماتحت بلا لحاظ مذہب و ملت خدمت کرتا ہے۔ مونٹ آبو میں گذشتہ سال سے اس کلب کے صدر سید فضل احمد صاحب ہیں یکم دسمبر ۱۹۷۴ء کو اس کلب میں ایک خصوصی پروگرام تھا۔ شری کانتی بھائی اپادھیائے اس کلب کے بڑے سرگرم رکن ہیں انہوں نے خاکسار کو بھی اس پروگرام میں شرکت کی دعوت دی۔ چنانچہ میں بھی اس اجلاس میں شریک ہوا۔ مکرم سید فضل احمد صاحب نے صدارت فرمائی گجرات سماچار احمد آباد کے ایڈیٹر شری نہرو بھائی نے بھی تقریر کی۔ خاکسار نے قریباً نصف گھنٹہ خدمت خلق کے موضوع پر تقریر کی۔ جسمیں اسلامی تعلیمات کو بھی پیش کیا۔ بفضلہ تعالیٰ اس سرکل میں اس تقریر کو پسند کیا گیا۔

اسی رات بیکانیر پیلس میں مکرم سید فضل احمد صاحب کے ہمراہ ایک ڈنر میں شرکت کی جسمیں پولیس اکیڈمی کے افسران اور ملٹری کے لیفٹیننٹ کرنل سنگھ بھی شریک تھے۔ ان احباب سے تعارف کا موقعہ ملا۔ اور احمدیت کے بارے گفتگو کا بھی موقعہ ملا بفضلہ تعالیٰ اس دفعہ دوران قیام آبو تبلیغ کا ایک خاطر خواہ موقعہ ملا اللہ تعالیٰ نیک اثرات ظاہر فرمائے آمین خاکسار شریف احمد امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

ملند بمبئی کے گوروپرب جلسہ میں

گورو نانک دیو جی کی زندگی پر احمدی مبلغ کی تقریر

بمبئی سے قریباً ۲۵ کلومیٹر کے فاصلہ پر ملند کالونی میں ۸ر دسمبر ۱۹۷۴ء کو گورو نانک دیو جی کا جنم دن منانے کے لئے ایک جلسہ کیا گیا جسمیں خاکسار کو بھی تقریر کرنے کی دعوت دی گئی چنانچہ خاکسار مکرم مولوی محمد حمزہ صاحب انسپکٹر بیت المال کے ہمراہ وہاں گیا۔ اور قریباً آدھ گھنٹہ گورو نانک دیو جی کی پوتر زندگی اور تعلیمات پر تقریر کی۔ جس میں اس امر پر خاص طور پر زور دیا کہ گورو جی کی تعلیمات اسلامی اور قرآنی تعلیمات سے ماخوذ نظر آتی ہیں۔ اور اسی جذبہ کے ماتحت وہ مسلمانوں کے مقدس مقامات پر گئے۔ اور مسلمان پیروں اور فقیروں سے ملے حج بھی کیا۔ اور قرآن مجید سے اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کیا۔ نیز گورو جی کی زندگی ہندو مسلم اتحاد کے لئے ایک مشعل راہ ہے۔

بفضلہ تعالیٰ اس تقریر پر سکھ صاحبان متاثر ہوئے اللہ تعالیٰ اس تقریر کے نیک اثرات ظاہر فرمائے آمین خاکسار شریف احمد امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

خط و کتابت کے وقت خریداری نمبر کا حوالہ دیا کریں

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران میں سے بعض کا چندہ گذشتہ ماہ ختم ہو چکا ہے یا اس ماہ ختم ہو رہا ہے بذریعہ اخبار بدر بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنی پہلی فرصت میں اپنے ذمہ کا چندہ ادا کریں۔ تاکہ آئندہ آپ کے نام اخبار جاری رہ سکے

مینجر بدر قادیان

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۰۰۳	مکرم سید صاحب مودہا	۱۱۵۷	مکرم بابو غلام رسول صاحب
۱۰۰۷	،، منشی شمس الدین صاحب	۱۱۵۹	،، بخش الٰہی سہگل صاحب
۱۰۵۹	،، سیٹھ محمد یوسف بانی صاحب	۱۱۶۴	،، عبد الباری صاحب
۱۱۲۶	،، حاجی غلام نبی صاحب دانی	۱۲۳۲	لائبریری دار المطالعہ
۱۱۸۹	،، بابو محمد یوسف صاحب	۱۲۴۷	مکرم سیٹھ عبد الحی صاحب
۱۲۴۵	،، ناصر احمد صاحب	۱۲۸۰	،، سید فضل احمد صاحب
۱۲۷۳	،، ڈاکٹر شاہ شمیم صاحب	۱۲۵۱	،، عبد القیوم صاحب
۱۳۲۷	،، سید نذر الدین صاحب	۱۳۰۰	،، پروفیسر مبارک احمد صاحب
۱۳۲۸	،، شیخ محمد احسن صاحب	۱۳۰۶	،، چوہدری محمد ابراہیم عبد الحفیظ صاحب
۱۳۵۱	،، پی عبد الحمید صاحب	۱۳۳۰	،، بابو عبد الکریم صاحب
۱۴۲۴	،، حاجی بشیر احمد صاحب	۱۳۴۲	،، میر غلام محمد صاحب
۱۴۹۲۴	،، بشیر الدین عبید اللہ صاحب	۱۳۶۸	،، طارق احمد صاحب
۱۷۱۳	،، محمد سرتاج خاں صاحب	۱۳۸۱	،، جی اے عبید صاحب
۱۷۱۵	لائبریری اسلامیہ انٹر کالج	۱۳۸۹	احمدیہ لائبریری
۱۷۴۲	مکرم پروفیسر عزیز احمد صاحب	۱۳۹۹	مکرم سید جہانگیر علی صاحب
۱۷۹۶	،، ایس این جمیل صاحب	۱۴۰۱	،، ایس کے بخش صاحب
۱۸۰۰	،، سردار بلونت سنگھ صاحب	۱۴۴۱	،، شیخ بنی اسماعیل صاحب
۱۸۸۰	،، غلام رسول صاحب	۱۴۵۱	،، محمد اسد اللہ صاحب
۱۸۸۴	،، فیض احمد صاحب شمنہ	۴۵۲	،، ایم نسیم صاحب
۱۸۹۹	،، سیٹھ محمد ادریس صاحب	۱۴۶۵۴	،، محمد عبد الرشید صاحب
۱۹۱۱	،، ملی محمد الدین صاحب	۱۴۷۳	،، احمد توفیق صاحب
۲۰۱۴	جنتا فری لائبریری	۱۴۸۲	،، قریشی محمد الیاس صاحب
۲۱۱۰	محترمہ کبریٰ بیگم صاحبہ	۱۴۸۴	،، کریم بخش صاحب
۲۱۷۱	مکرم خلیفہ عبد الوکیل صاحب	۱۴۸۶	،، عبد الواحد صاحب
۲۲۰۰	،، سید رشید احمد صاحب	۱۵۱۱	محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ
۲۲۱۸	،، داؤد احمد صاحب	۱۵۲۳	مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب
۲۲۳۴	،، منصور خان صاحب	۱۵۲۴	،، ،، ،، ،،
۲۲۴۵	سٹار سپورٹس کلب	۱۵۹۲	انجمن احمدیہ دیودرگ
۲۲۳۶	مکرم عبد الکریم صاحب ساگر	۱۵۹۳	احمدیہ لائبریری
۲۴۵۱	،، ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب	۱۶۳۸	مکرم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب
۳۲۷	محترمہ ہیڈ مسٹریس صاحبہ نصرت گرلز اسکول	۱۶۴۴	،، محمد عبد اللہ صاحب شلاشی
۱۰۱۶	میرزہ احمدی اینڈ کو	۱۶۶۷	،، احمد حسین صاحب
۱۰۲۸	مکرم مولوی عبد الواحد صاحب	۱۶۷۳	اعظم بیڑی فیکٹری
۱۰۸۹	،، حبیب حسین صاحب	۱۶۷۸	مکرم مولوی ندیم اللہ صاحب ایڈوکیٹ
۱۰۹۶	،، سیٹھ محمد الیاس صاحب	۱۷۱۹	،، سید افتخار حسین صاحب
۱۰۹۸	،، ،، ،، ،،	۱۷۲۰	،، مرزا شریف بیگ صاحب
۱۰۹۹	،، ،، ،، ،،	۱۷۲۳	،، عبد الحمید صاحب تاجر
۱۱۱۰	محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ	۱۷۴۳	،، غلام حیدر خان صاحب اجمیری
۱۱۰۲	مکرم مہر دین صاحب	۱۷۴۴	،، محمد حنیف صاحب
۱۱۲۳	،، سید داؤد احمد صاحب	۱۷۴۹	میرز نیو شو روم
۱۱۴۳	،، بی ایس دستگیر صاحب	۱۷۷۰	مکرم غلام محمد صاحب لون

چندہ وقفِ جدید کے اٹھارویں سال کے آغاز کا اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے موقع پر یا جنوری کے پہلے جمعۃ المبارک میں وقفِ جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرمایا کرتے ہیں۔ حالاتِ حاضرہ کی وجہ سے حضور کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اس لئے سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے امسال بھی یکم صلح ۱۳۵۴ ہش بمطابق یکم جنوری ۱۹۷۵ء وقفِ جدید کے اٹھارویں سال کے آغاز کا اعلان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گذشتہ اقتباس وقفِ جدید سے کیا جاتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:۔

"میں امید رکھتا ہوں ہماری جماعت وقفِ جدید کے کام میں بھی جس کی ابتداء یکم جنوری اور جس کی انتہا ۳۱ دسمبر کو ہوتی ہے۔ سالِ رواں کے مقابلہ میں آئندہ سال بہت زیادہ حصہ لے گی۔ اپنی بساط کے مطابق بہت زیادہ کہنے کے بعد میں رک گیا کہ جماعت تو پہلے ہی ہر کام میں بہت زیادہ حصہ لے رہی ہے۔ اس واسطے میرا دماغ کھڑا ہو گیا کہ کہیں ضرورت سے زیادہ مطالبہ تو نہیں کر رہا۔ بہرحال خدا تعالیٰ نے زیادہ دیا ہے آپ کو پتہ بھی نہیں لگے گا۔ اور نتیجہ زیادہ نکل آئے گا۔ انشاء اللہ۔ اور نتیجہ اس سے زیادہ نکلے گا کہ خدا تعالیٰ نے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کی ہماری آج کی دعا قبول کی۔۔۔۔۔۔۔۔ جیسا کہ میں نے جلسہ میں بتایا تھا کہ تحریکِ جدید اس سال ناسا عد حالات کے باوجود آگے نکلی۔ اگلے سال انشاء اللہ پھر آگے نکلے گی۔ یہی وقفِ جدید کا حال ہے۔ یہ ایک طریق ہے کہ نئے سال کا اعلان باضابطہ بھی کر دیا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

پس میں نے اعلان کر دیا میں آپ کو یہ نہیں کہتا کہ آپ ۲۰ ہزار اس سال کی نسبت زیادہ دیں میں صرف یہ اعلان کیا ہے کہ آپ کی وہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ والی پہلے موقعوں پر قبول ہوئی۔ آج بھی آپ کی دعا اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن خدا تعالیٰ کے فضل سے قبول ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کی طاقتوں استعدادوں اور قوتوں میں اضافہ کرے گا۔ اور اس اضافہ کا لازمی نتیجہ ہے کہ وہ آپ کی زندگیوں سے بڑھ کر ہوں گی۔"

اس زمانہ میں خدمتِ اسلام کا بڑا ذریعہ اشاعتِ دین کے لئے چندہ دینا بھی ہے۔ اس لئے آپ لوگوں کا فرض ہے وقفِ جدید کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ بلکہ اپنے افرادِ خاندان دوست احباب اور باقی افراد کو بھی بزور تحریک کر کے اس میں شامل کریں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بڑھ چڑھ کر قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ تا جلد ہم میں سے ہر ایک اسلام اور احمدیت کی ترقی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے۔ آمین ؛

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

دعائے مغفرت

میرے والد محترم محمد صاحب داد خاں صاحب مورخہ ۱۴ فتح (دسمبر) ۱۳۵۳ کو وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحوم موصی تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی بھی تھے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریقِ رحمت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے آمین ؛

خاکسار ابو الظفر غلام غوث

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۸۶۶	مکرم سعید احمد صاحب	۲۲۲۷	مکرم سید عبد الحفیظ صاحب
۱۸۸۵	" [illegible] اللہ صاحب	[illegible]۳۰	" محمد فضل الکریم صاحب
۱۸۱۸	لائبریری رحمانیہ انٹر کالج	۲۲۲۸	انجمن احمدیہ پینا گاتنگ
۱۸۹۸	احمدیہ لائبریری یادگیر	۲۲۳۷	مکرم احمد خان صاحب
۱۹۱۳	مکرم ڈی عبد الرحیم صاحب	۲۲۲۹	" محمود احمد صاحب
۱۹۲۳	" سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب	۲۲۳۰	" عبد القادر صاحب
۱۹۶۷	" مولوی نور الدین صاحب	۲۲۳۲	" ایچ ایم نسیم صاحب
۱۹۹۸	" محمد عبد العزیز صاحب	۲۲۴۳	" مرزا عبد الرحمٰن بیگ صاحب
۲۰۰۹	" محمد سعید صاحب صدیقی	۲۲۴۴	احمد کیمپ مارکیٹ
۲۰۲۰	سنٹرل نیوز ایجنسی	۲۲۴۵	مکرم ظہیر احمد صاحب
۲۰۲۴	مکرم محمد حبیب اللہ صاحب	۲۲۴۶	" ناصر احمد صاحب تنویر
۲۰۲۶	لائبریری کانیکا	۲۲۴۷	" عبد الرحیم صاحب ساجد
۲۰۲۹	مکرم مولوی محمد صاحب	۲۲۴۸	" شمشاد علی خان صاحب
۲۰۵۹	" منشی عبد الخالق صاحب	۲۲۴۹	" بشیر احمد صاحب
۲۰۸۲	" سید اعجاز احمد صاحب	۲۲۵۳	" نور الدین صاحب
۲۰۹۱	" احمد صادق محمود صاحب	۲۲۵۶	" بشیر احمد صاحب
۲۱۰۰	" بشیر نصیر الدین صاحب	۲۲۵۷	" رام کشن لیشن وولکانند لائبریری
۲۰۰۹	" کے ایم شیخ صاحب	۲۲۶۰	" مفتی محمد سعید گیلانی واعظ صاحب
۲۱۴۹	" محمد انوار الحق صاحب	۲۲۶۲	" ڈاکٹر محمد ایوب صاحب
۲۱۸۴	قرآن و سیرت سوسائٹی	۲۲۶۳	" مبشر احمد صاحب
۲۲۱۳	محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ	۲۵۹۲۰	" یعقوب احمد صاحب
۲۲۱۸	مکرم خضر محمود احمد صاحب دانی	۲۵۹۳	" ایم منظور احمد صاحب
۲۲۲۲	" ایم آئی احمدی صاحب	۲۵۹۶	" قریشی عبد المجید صاحب
۲۲۲۶	" اقبال احمد صاحب	۲۵۹۷	" ڈاکٹر غلام نبی صاحب

اعلانِ نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے عزیزم مکرم منیر احمد صاحب ولد مکرم رشید احمد صاحب آف آرہ (بہار) کے ہمراہ عزیزہ کشور جمال صاحبہ بنت مکرم تسنیم احمد صاحب (جو کہ حضرت سیدہ خاتون صاحبہ صحابیہؓ کی پوتی ہیں) کے نکاح کا اعلان مورخہ ۱۶ دسمبر کو مسجد مبارک قادیان میں بعوض ۸۰۰۰ روپے حق مہر فرمایا۔ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے بزرگانِ سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے۔

اس خوشی میں مکرم تسنیم احمد صاحب نے اعانتِ بدر میں مبلغ پانچ روپیہ اور فنڈ اشاعت میں مبلغ ۵ روپیہ ادا کئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

ناظر امور عامہ قادیان

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹر کی خرید اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

Autowings

32 SECOND MAIN ROAD

G.T. COLONY MADRAS-600004 - PHONE NO. 7636[illegible]

ربوہ میں جماعت احمدیہ کا کامیاب جلسہ سالانہ

بقیہ صفحہ اوّل

اسٹیج کے بائیں جانب لوائے احمدیت لہرانے کی سعادت مشرقی دہلی کے ہمارے بزرگ بھائی محترم السید منیر الحصنی صاحب کے حصّہ میں آئی اس دوران ہی جملہ سامعین احتراماً کھڑے رہے اور جب لوائے احمدیت فضا میں بلند ہوا تو انہوں نے احمدیت زندہ باد کے پُرجوش نعرے لگائے

حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمانے کی غرض سے ساڑھے ۹ بجے قصرِ خلافت سے جلسگاہ تشریف لائے جوں ہی حضور نے اسٹیج پر قدم رکھا ہزاروں ہزار پُرشوق سامعین نے احتراماً کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور نے اسٹیج پر تشریف لانے کے بعد جملہ حاضرین کو مخاطب کر کے بلند آواز سے السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرمایا۔ اس کے جواب میں جلسہ گاہ کی فضا وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی ہزاروں آوازوں سے گونج اُٹھی حضور نے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد پندرہ منٹ توقف فرمایا کیونکہ اسی وقت ربوہ پہنچنے والے بے شمار احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے افتتاحی خطاب سے مستفید ہونے کی غرض سے تیز تیز قدم اُٹھاتے ہوئے جلسہ گاہ کی جانب کھنچے چلے آرہے تھے اس دوران حضور نے ہر سمت سے جوق در جوق تشریف لانے والے احباب کو دعائیں کرتے ہوئے آنے کی ہدایت فرمائی اور جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے احباب کو بھی ہدایت فرمائی کہ وہ بھی دعاؤں اور ذکر الٰہی میں مصروف رہیں تاکہ اُن کے دوسرے بھائی جلد تر جلسہ گاہ پہنچ کر اُن سے آملیں۔

جب سب احباب جلسہ گاہ میں پہنچ گئے اور جلسہ گاہ ہزاروں ہزار پُرشوق سامعین کی دلولۂ عشق کا پُرکیف منظر پیش کرنے لگی تو پونے دس بجے حضور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہُوا۔ جو مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب نے کی بعدہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پُرمعارف منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا جس میں یہ شعر بھی شامل تھا ؎

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

تلاوت اور نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سامعین کو اپنے رُوح پرور افتتاحی خطاب سے نوازا۔ حضور نے خطاب فرمانے سے قبل احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اگرچہ مَیں نے جلسہ میں نعرہ نہ لگانے کے لئے کہا ہے۔ لیکن ہم اس جلسہ کو اللہ تعالےٰ کے نام کی تقدیس بلند کرنے کی غرض سے نعرۂ تکبیر سے شروع کرتے ہیں۔ لیکن صرف اور صرف نعرۂ تکبیر ہی بلند کیا جائے اور کوئی دوسرا نعرہ نہ لگایا جائے حضور کے اس ارشاد پر ہزاروں ہزار سامعین نے جن میں اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی بشارات کے مطابق بحمد اللہ تعالےٰ دنیا کے مختلف اقوام اور نسلوں کے باہم دگر سگے بھائیوں کی طرح ایک ہو جانے اور وحدت جمہوری میں پروئے جانے والے کالے اور گورے زرد اور گندم گوں سب ہی شامل تھے۔ عجب والہانہ انداز میں اللہ اکبر کا فلک بوس نعرہ لگایا اس کے بعد بھی احباب جذبۂ بے اختیاری کے ماتحت پُرجوش نعرۂ تکبیر بلند کرتے رہے۔ اور جلسہ گاہ ہی نہیں بلکہ اس کے ارد گرد کا پورا ماحول اللہ تبارک وتعالےٰ کے نام کی تقدیس پر مشتمل پُرجوش نعروں سے گونج اُٹھا۔ اس طرح جلسہ کا افتتاح اللہ اکبر کے پُرجوش نعروں کے درمیان عمل میں آیا۔

بعد ازاں حضور نے تشہد وتعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ گذشتہ سال جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس میں جتنے لوگ موجود تھے اس سال بہت سی رکاوٹوں اور ایک انتہائی محدود طبقہ کی طرف سے پھیلائی جانے والی افواہوں کے باوجود اس کے مقابلہ میں قریباً قریباً پچاس فی صد زیادہ لوگ اس وقت جلسہ گاہ میں موجود ہیں حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فضل اور احسان پر ہمارے دل اس کی حمد سے لبریز اور اس کے حضور میں سجدہ کناں ہیں۔

حضور نے بعض رکاوٹوں اور افواہوں کا ذکر کرتے ہوئے جو اس زمین میں پھیلائی گئی تھیں اس افواہ کی بھی تردید فرمائی کہ نعوذ باللہ ہم پاکستان سے چلے جائیں گے حضور نے فرمایا کہ پاکستان ہمارا وطن ہے ہم نے اس کے لئے قربانیاں کی ہیں اور کرتے رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ میں ہمیشہ کہتا رہا۔ اور توجہ دلاتا رہا ہوں۔ اور اس کے مطابق ہم سب مل کر اپنی مادر وطن یعنی پاکستان کی مضبوطی استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے دعائیں کرتے رہے ہیں اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ آنحضرت صلعم نے وطن کی محبت کو ایمان کا جزو قرار دیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ اس ارشاد میں مادر وطن بھی شامل ہے ... ماؤں کے قدموں کے نیچے جو جنت ہے ہم سے چھوڑ کر کہیں اور کیسے جا سکتے ہیں اور کیوں ... جس طرح ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ اسی طرح ہم نے مادر وطن میں اپنی محنت اور قربانیوں اور اپنی دعاؤں سے جنّت کا ماحول پیدا کرنا ہے۔ ہم نے اس ملک میں ہی رہنا ہے۔ ہم نے اسی طرح آئندہ بھی خدمت کرنی ہے جیسے پہلے کرتے رہے ہیں۔ اور اسی طرح اس کی ترقی اور خوشحالی کے لئے دُعائیں کرنی ہیں۔ جس طرح پہلے کرتے رہے ہیں۔ ہم اس کی خدمت کرتے رہیں گے اور اس کی ترقی اور خوشحالی کے لئے دعائیں کرتے چلے جائیں گے۔ حضور نے فرمایا خدا تعالےٰ نے یہ ہماری ذمہ داری ٹھہرائی ہے کہ ہم نے دعاؤں کے ساتھ اپنے ملک کے استحکام اور خوشحالی کے سامان کریں اور بڑی حد تک یہ ذمہ داری اس لئے عائد ہوتی ہے کہ ہمیں اللہ تعالےٰ کی ذات اس کی صفات اور قدرتوں کی معارفت حاصل ہے۔ ہم صرف دُعائیں کرتے ہیں بلکہ یہ یقین بھی رکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری دُعاؤں کو سُنے گا اور اس کے فضل کے نتیجہ میں ہمارا یہ ملک ترقی کرے گا۔ اور اس میں خوشحالی کا دَور دَورہ ہو گا۔

بعدہٗ حضور نے اس سال کے دوران اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل ہونے والی نئی رحمتوں اور برکتوں کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اگرچہ ہمارے لئے بعض تلخیاں پیدا کی گئی ہیں لیکن ابتلاء کے ان ایام میں بھی جبکہ ہمیں بہت تکلیف دہ حالات میں سے گزرنا پڑا ہمارے چہروں کی مسکراہٹوں اور اطمینان قلب میں فرق نہیں آیا۔ ہمیں تو دعائیں کرتے چلے جانا ہے۔ اپنے ملک اور اہل ملک کے لئے بھی اور تمام بنو نوع انسان کے لئے بھی۔ چنانچہ ہم دعاؤں کے ساتھ اپنے جلسہ کا آغاز کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نوع انسان کی فلاح اور خوشحالی کے سامان کرے انسانوں اور ملکوں کے درمیان جو بغض اور عناد پایا جاتا ہے اسے دور کرے اور نوع انسان کو محمد رسول اللہ صلعم کی طرف واپس لوٹنے کی توفیق ملے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے افراد کو ہر قسم کی تکلیف سے محفوظ رکھتے ہوئے توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو کامیابی سے نبھاتی چلی جائے۔

آخر میں حضور نے اپنی صحت یابی کے لئے بھی دُعا کرنے اور ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا ہونے کے لئے بھی دُعا کی تحریک فرمائی اور فرمایا اب ہم سب مل کر دُعا کریں گے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل کے نتیجہ میں ہمیں ہماری زندگیوں میں ان بشارتوں کے پورا ہونے کی جھلک نظر آنے لگے جو ہمیں مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل اور دائمی غلبہ کے متعلق ملی ہیں۔

اس رُوح پرور وجد آفریں خطاب کے بعد جو پون گھنٹہ سے کچھ زائد عرصہ تک جاری رہا حضور نے اجتماعی دُعا کرائی۔ جس میں جلسہ گاہ میں موجود ہزاروں ہزار احباب شریک ہوئے۔ اس طرح جماعتِ احمدیہ پاکستان کے بیاسیویں جلسہ سالانہ کا افتتاح حضور ایدہ اللہ کے خطاب کے بعد اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دُعاؤں کے ساتھ عمل میں آیا۔ (باقی آئندہ اشاعت میں)

بقیہ صفحہ ۹

کا جذبہ اس قدر شدید تھا کہ تقسیم ملک کے بعد آپ کی طرف سے لاکھوں روپیہ کی پیشکش خدمتِ سلسلہ کے لئے ہوئی آپ اپنے اہل وعیال کو بھی بار بار یہ تلقین کرتے رہتے کہ خدمت دین کو وہ سعادت دارین سمجھیں یہ امر آپ کے لئے باعث مسرت تھا کہ آپ کے اہل وعیال بھی انفاق فی سبیل اللہ کے جذبہ سے سرشار ہیں۔

اللہ تعالےٰ اپنے فضل ورحم سے آپ کی مغفرت فرمائے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کے اہل وعیال کا حافظ وناصر ہو اُن کو صبر جمیل کی توفیق عنایت کرے اور ہمیشہ آپ کے قدموں پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین۔

بعد ازیں فیصلہ ہُوا کہ اس قومی صدمہ کو ریکارڈ کیا جاتا ہے اس تعزیتی قرارداد کی نقول ہفت روزہ بدر اور مرحوم کے اہل وعیال کو بھجوائی جائیں۔